https://ataunnabi.blogspot.com/

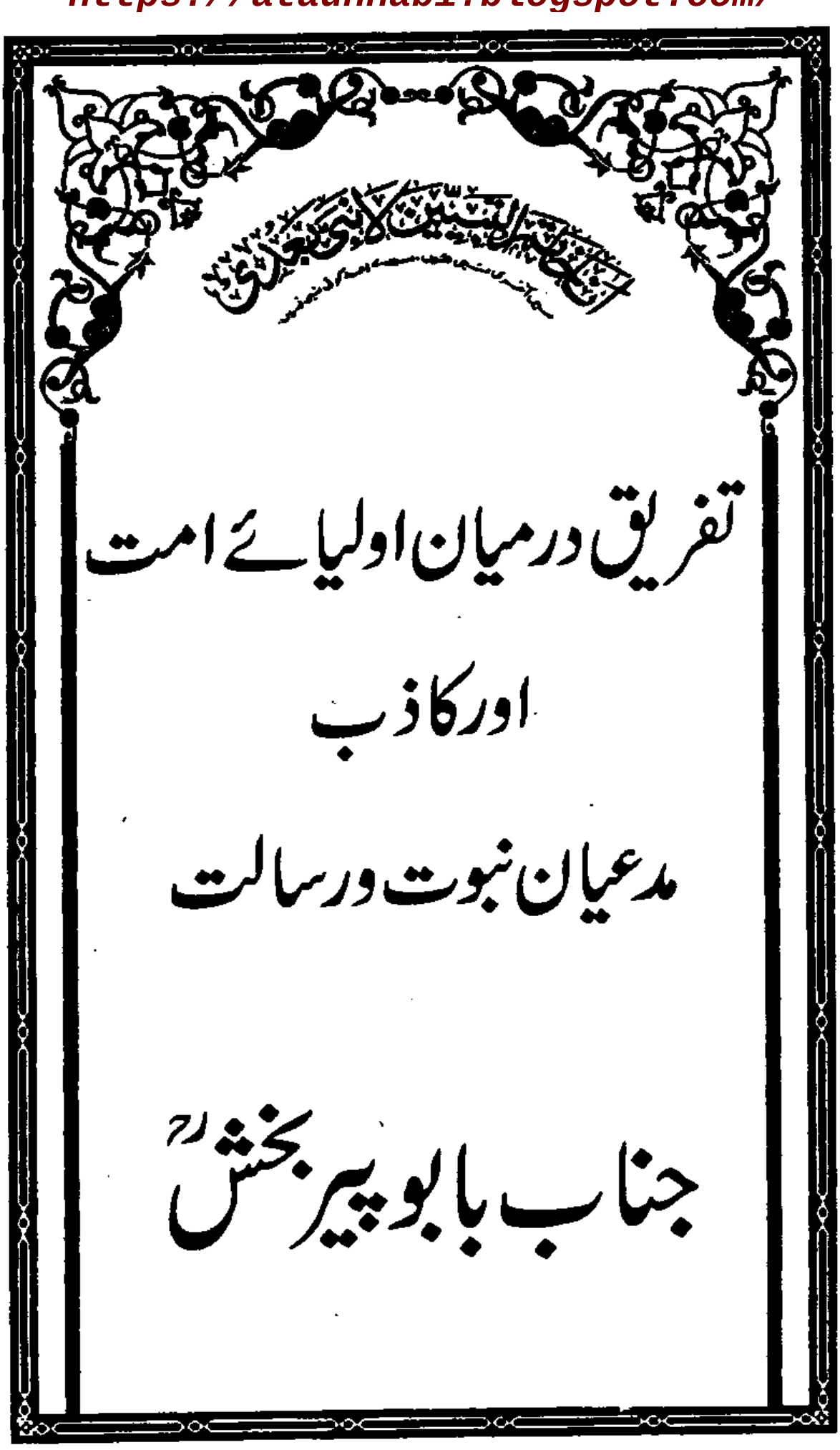

تفریق درمیان اولیائے امت

اور کاذب

مدعیان نبوت ورسالت

جناب بابو پیر بخشؒ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اولیائے امت کے ملفوظات کا جواب

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم ط

واضح ہو کہ جب مرزا قادیانی کے دعاوی نبوت و رسالت و کرشنیت وغیرہ پر مسلمانوں کی طرف سے اعتراضات ہوئے اور مرزا قادیانی ختم نبوت کے منکر ثابت ہوئے تو ان کے مریدوں میں سخت حیرت پھیلی اور نصوص شرعی سے جواب دے سکنے کے ناقابل ہو کر مرزا قادیانی کے کفریات کا جواب یہ دینا شروع کیا کہ اولیائے امت میں سے پہلے بھی کئی بزرگانِ دین نے ایسے ایسے کلمات منہ سے نکالے ہیں۔ جن کے جواب کئی دفعہ علمائے اسلام کی طرف سے دیئے گئے ہیں کہ مرزا قادیانی اور ان بزرگان میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مرزا قادیانی کے کلمات کفر لوگوں کو اپنا مرید بنانے کی خاطر ہیں اور ان بزرگان نے حالت سکر میں ایسے کلمات منہ سے نکالے اور بعد میں تائب ہوئے بلکہ بعض نے حکم دیا کہ ہم کو اس حالت میں ہلاک کر دو اور مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میرے مرید نہ ہو گے تو تمہاری نجات نہ ہو گی۔ مصرع

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

وہ بزرگ تو فرمائیں کہ "با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار" اور اس پر اجماع امت ہے کہ ختم نبوت کا منکر اور مدعی نبوت و رسالت بلا اختلاف احدے کافر ہے اور مرزا قادیانی لکھتے ہیں ؎

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

(درثمین فارسی ص ۷۱)

یعنی جو کچھ نعمت نبوت کا پیالہ ہر ایک نبی کو دیا گیا ہے۔ ان سب کا مجموعہ مجھ اکیلے کو دیا گیا ہے۔ یہ شعر مرزا قادیانی کا ان کو افضل الانبیاء بناتا ہے بلکہ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ ﷺ سے بھی افضل ہونے کا بیّن ثبوت دیتا ہے کیونکہ جب جو کچھ پہلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نبیوں کو نعت و معرفت دی گئی وہ سب ملا کر اکیلے مرزا قادیانی کو دی گئی۔ تو ظاہر ہے کہ جو کچھ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا۔ وہ بھی مرزا قادیانی کو دیا گیا تو مرزا قادیانی' محمد رسول اللہ ﷺ سے افضل ہوئے۔ اس دلیل سے کہ محمد ﷺ کو صرف پہلے نبیوں کے کمالات دیئے گئے تھے اور مرزا قادیانی کو پہلے نبیوں کے علاوہ محمد ﷺ کے کمالات بھی دیئے گئے۔ تو وہ محمد ﷺ سے بھی افضل ثابت ہوئے۔

اسی بنا پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ "اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوحؑ کی کشتی قرار دیا ہے اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵ حاشیہ) اب قرآن شریف کی پیروی اور محمد ﷺ کی متابعت سے نجات نہیں مل سکتی۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے آنے سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین نعوذ باللہ معزول کر دیئے گئے۔ اب ضروری ہوا کہ مسلمان مرزا قادیانی کی وحی و تعلیم کی پڑتال کریں کہ آیا وہ اس قابل ہے کہ ذریعہ نجات ہو سکے کیونکہ یہ قانون الٰہی ابتدائے آفرینش سے انسانوں میں جاری ہے کہ سچ کے مقابلہ میں جھوٹ۔ اصل کے مقابلہ میں نقل' سچے نبی و رسول کے مقابلہ میں جھوٹے نبی و رسول۔ سچے اولیاء اللہ کے مقابلہ میں بناوٹی اولیاء اللہ۔ کھرے سونے کے مقابلہ میں کھوٹا سونا۔ سچی تعلیم کے مقابلہ میں جھوٹی تعلیم۔ توحید کے مقابلہ میں شرک۔ اسلام کے مقابلہ میں کفر۔ خدائی الہام کے مقابلہ میں شیطانی الہام۔ غرض کہ ہر ایک امر دو پہلو رکھتا ہے۔ ایک صحیح اور دوسرا غلط۔ کیونکہ سنت اللہ اسی طرح جاری ہے ؎

ہست دریں قاعدہ ہزل وجد
ضد مبیں نشود جز بضد

ترجمہ۔ اس دنیا ہزل و جد میں قاعدہ مقرر ہے کہ ضد بغیر ضد کے ظاہر نہیں ہو سکتی۔ راستی ہو گی تو اس کے مقابل ناراستی بھی ہو گی۔ جب کوئی سچا رہبر مصلح پیغمبر و رسول ظاہر ہوا تو اس کے مقابل جھوٹے مدعیانِ نبوت و رسالت و وحی و الہام کھڑے ہوئے۔ جیسا کہ مسیلمہ کذاب و اسود عنسی حضور ﷺ کی زندگی میں ہی کھڑے تھے۔ جنھوں نے اپنی اپنی جماعت الگ کر لی تھی۔ قرآن شریف بھی جھوٹے مدعیان الہام کی خبر دیتا ہے۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا. (الانعام ۱۱۳) ترجمہ۔ پس اسی طرح ہم نے کل نبیوں کے مقابل ان کے دشمن بنا دیئے تاکہ دھوکہ دینے کی غرض سے وہ غرور کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باتیں شیطان کی طرف سے وحی کیے جاتے ہیں۔

پھر خدا تعالیٰ نے شیطانی وحی کی علامت یہ فرما دی ہے کہ جو وحی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے وہ جھوٹی ہوتی ہے۔ هَلْ انبئكم عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِنُo تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍo يُلْقُوْنَ السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَo (شعراء ۲۱۔۲۲۳) ترجمہ۔ کیا میں تجھے بتا دوں کس پر شیطان اترا کرتے ہیں۔ اترا کرتے ہیں جھوٹے بدکار پر سنی سنائی بات شیطان ان پر القاء کر دیتے ہیں اور ان میں بہتری جھوٹی ہوتی ہیں۔

جب نص قرآنی سے ثابت ہے کہ مدعی سچا بھی ہوتا ہے اور جھوٹا بھی ہوتا ہے تو ضرور ہے کہ کوئی معیار ہو۔ جس پر سچا اور جھوٹا مدعی پرکھا جائے۔ تو ایسا نہ ہو کہ جھوٹے کی پیروی کر کے انسان جہنم کی راہ اختیار کر لے۔ اسی واسطے مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

اے بسا ابلیس آدم روہست
پس بہر دستے نیابد داد دست

یعنی بہت انسان شکل اور شیطان صفت بزرگوں کے لباس میں ظاہر ہوتے ہیں پس ہر ایک مدعی کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دینا چاہیے یعنی بیعت نہ کر لینی چاہیے۔ اب سوال ہوتا ہے کہ وہ معیار کونسا ہے جس پر جھوٹا اور سچا مدعی پرکھا جائے؟ تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کے پاس قرآن شریف و حدیث نبوی معیار ہے اور مسلمان ہر ایک مدعی کو انہی معیاروں سے پرکھ سکتے ہیں۔ پس جس مدعی کا قول و فعل خلاف قرآن و حدیث ہو گا وہ جھوٹا ہے۔ چاہے رسی کے سانپ بنا کر دکھائے اور ہوا پر اڑ کر اعجاز نمائی کرے۔

حضرت شیخ اکبرؒ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے اور دیوار کو حکم دے کہ چل اور دیوار چل بھی پڑے تو مسلمان اس کی نبوت کی ہرگز تصدیق نہ کریں گے اور نہ اس کی اعجاز نمائی کی تصدیق کریں گے کیونکہ دعویٰ نبوت قرآن شریف کی آیت خاتم النبیین اور صحیح حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے برخلاف ہے۔ پس اولیائے امت اور مرزا قادیانی کے دعاوی و کلمات کفر و شرک میں چونکہ دن رات کا فرق ہے۔ اس واسطے یہ بالکل غلط اور سخت مغالطہ دہی ہے کہ اولیائے امت نے بھی ایسے کلمات منہ سے نکالے۔ مرزا قادیانی کو اولیاء اللہ سے کیا نسبت وہ تو نبی و رسول ہیں۔ نعوذ باللہ۔

کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ کسی اولیاء اللہ نے یہ بھی دعویٰ کیا ہو کہ میں کرشن جو کہ ایک ہندو مذہب رکھتا تھا اس کا اوتار ہوں۔

میر مدثر شاہ مرزائی پشاوری نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام ''ملفوظاتِ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اولیائے امت" ہے۔ اور مدثر شاہ نے اپنی طرف سے کوشش کی ہے کہ مرزا قادیانی کو ایک اولیائے امت محمدیہ ثابت کریں۔ مگر نہایت افسوس کہ وہ یا تو مرزا قادیانی کی تحریروں اور الہاموں سے واقفیت نہیں رکھتے یا جان بوجھ کر خاص و عام کو دھوکہ دے کر جو فروشی اور گندم نمائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس واسطے ان کی کتاب کا جواب اختصار کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ ان کی تحریر کے خلاصہ کو قولہ لکھا جائے گا اور جواب کو اقول سے پیش کیا جائے گا۔

قولہ: جب کبھی کوئی مصلح یا مذہبی پیشوا آیا اور نسل انسانی کی اصلاح اور تزکیہ نفوس کے لیے مبعوث ہوا تو حریفان روحانی اس کے مقابلہ کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔" الخ۔

اقول: شاہ صاحب۔ رونا تو اسی بات کا ہے کہ مرزا قادیانی بجائے اصلاح اور تزکیہ نفس کے شرک و کفر کی تعلیم دیتے ہیں۔ عاجز انسان کو خالق زمین و آسمان بتاتے ہیں اور واجب الوجود ہستی جو کہ بے انتہا اور غیر محدود ہے۔ اس کو ایک انسانی وجود میں محدود فرماتے ہیں۔ اہل ہنود کے مسئلہ اوتار کو اور آریوں کے مسئلہ قدامت مادہ و روح کو اور عیسائیوں کے مسئلہ ابن اللہ کو اسلام میں داخل کرتے ہیں۔ افسوس آپ نے جو آیات قرآن شریف ابتدا میں لکھی ہیں۔ غیر محل ہیں۔ کیونکہ یہ تو رسولوں اور نبیوں کے حق میں ہیں اور آپ مرزا قادیانی کو رسول نہیں مانتے۔ جب مرزا قادیانی رسول نہیں تو یہ دونوں آیتیں آپ نے غلط پیش کی ہیں۔ یا مرزا قادیانی کو رسول مانتے ہو تو صاف کہو۔ پھر ہم بھی جواب دیں۔ فی الحال تو میرا فرض ہے کہ مرزا قادیانی پر میں نے جو الزام قائم کیے ہیں۔ ان کا ثبوت دوں۔

اوّل..... تو حلول باری تعالیٰ مرزا قادیانی کے وجود میں ہیں۔ دیکھو الہام۔ انت منی بمنزلة بروزی (تجلیات الہیہ ص ۱۲ خزائن ج ۲۰ ص ۴۰۴) یعنی خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو فرماتا ہے کہ اے مرزا کہ تو ہمارے اوتار کے جا بجا ہے۔ اس الہام نے ہندوؤں کے مسئلہ اوتار کی تصدیق کر دی اور مرزا قادیانی نے لیکچر سیالکوٹ میں فرمایا۔ "ایسا ہی میں راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے اوتاروں میں سب سے بڑا اوتار تھا۔"

(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳ خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۸)

جب مرزا قادیانی کو خدا کہتا ہے کہ تو میرے اوتار کی جا بجا ہے تو مرزا قادیانی کرشن اوتار ہوئے اور اسلام سے خارج ہوئے کیونکہ کرشن جی کا یہی مذہب تھا جو آج کل آریوں کا ہے۔ یعنی تناسخ کے قائل اور قیامت کے منکر۔ پس مرزا قادیانی اگر کرشن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں تو مسلمان نہیں۔ اولیاء اللہ ہونا تو درکنار۔ سنو کرشن جی گیتا میں جو ان کی الہامی کتاب ہے۔ اس میں لکھتے ہیں۔" جو صاحب کمال ہو گئے۔ جنھوں نے فضیلتیں حاصل کر لیں اور میری ذات میں مل گئے ہیں۔ ان کو جنمے مرنے کی تکلیفات سے پھر سابقہ نہیں ہوتا۔" (اشلوک ۱۵ ادھائے ۸ گیتا مترجم ذوار کا پرشاد۔ افق)

چونکہ اختصار درکار ہے اس واسطے ایک ہی حوالہ کافی ہے۔ جس سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ کرشن جی تناسخ کے معتقد تھے اور یوم قیامت وحشر اجساد کے منکر تھے اور ہرگز مسلمان نہ تھے۔ جب مرزا قادیانی کرشن کا اوتار تھے تو مسلمان نہ تھے کیونکہ حلول کا مسئلہ باطل ہے۔

شاہ صاحب فرمائیں کہ مرزا قادیانی اسی تزکیہ نفس کے واسطے تشریف لائے تھے کہ مسلمانوں کو حلول اور اوتار کے باطل مسائل سکھا دیں؟ خدا را انصاف فرمائیں۔ کیا مولانا رومیؒ نے سچ نہیں فرمایا ؎

کار شیطاں میکند نامش ولی
گر ولی این است لعنت بر ولی

یعنی کام تو کرے شیطان کے اور کہے کہ میں ولی ہوں۔ اگر ولی ہونا یہی ہے تو لعنت ہے ایسے ولی پر۔ کیا یہی تزکیہ نفس ہے اور اسی تعلیم باطل کی مخالفت کرنے والوں کو آپ دشمن اولیاء سمجھتے ہیں؟ افسوس!

دوم..... انسان کا خدا ہونا۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ "میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ خود خدا ہوں اور یقین کیا وہی ہوں۔ پھر میں نے زمین آسمان بنائے اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کی خلق پر قادر ہوں۔"

(بطور اختصار اگر دیکھنا ہو تو دیکھو کتاب البریہ ص ۷۹ خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۳)

شاہ صاحب خدا را غور فرمائیں کہ یہی اصلاح امت ہے جو مرزا قادیانی نے کی کہ خود خدا بن گئے؟ اگر کہو کہ یہ خواب کا معاملہ ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے دعویٰ کی بنیاد بھی تو ان کے اپنے کشفوں اور الہاموں پر ہے۔ اگر ان کو خدا نہیں مانتے تو مسیح موعود کیوں مانتے ہو؟ جب الہاموں کے رو سے مسیح موعود ہیں تو خدا بھی ہیں۔ نعوذ باللہ۔

قولہ: "اہل اسلام میں شائد ہی کوئی ایسا ولی گزرا ہو گا۔ جس کو مسلمانوں ہی نے نہ ستایا ہو۔ ائمہ اربعہ سے کوئی ظلم و تعدی سے نہ بچا۔ امام ابو حنیفہؒ کو قید خانہ میں ہی زہر دی گئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وغیرہ وغیرہ۔ اس زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے چودھویں صدی کے عین سر پر بموجب حدیث نبوی مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس واسطے آپ کی بھی مخالفت کی گئی اور آپ کے دعاوی کو کلمات کفر قرار دیا گیا بلکہ ان کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کیا گیا۔ حالانکہ جہاں تک میں نے ان کی کتابیں پڑھی ہیں۔ ان سے کوئی کلمہ کفر و دعویٰ نبوت ثابت نہیں ہوتا۔'' الخ بطور اختصار۔

اقول: شاہ صاحب! مرزا قادیانی اور اولیاء اللہ یا اولیائے امت میں بعد المشرقین ہے۔ مرزا قادیانی کو اولیاء اللہ کی فہرست میں لانا نہایت ظلم کی بات ہے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ اولیاء امت ہونے کا ہرگز نہیں۔ وہ خدا اور رسول ہونے کے مدعی تھے بلکہ نجات کے بھی ٹھیکیدار واحد تھے۔ آپ ان کو بری کرنے کے واسطے اولیاء اللہ کی آڑ لیتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ اولیائے امت کی طرف جو باتیں منسوب کی جاتی ہیں وہ انھوں نے ہرگز نہیں کہیں۔ صرف جاہل مریدوں نے ان کے مرید بڑھانے کے واسطے غلو کیا ہے۔ بہت اچھا ہوا کہ آپ نے خود ہی تذکرۃ الاولیاء وغیرہ کتابوں کے حوالے دے کر لکھا ہے۔ اولیاء اللہ کی نسبت جو کچھ لکھا ہے درست ہے۔ اب ہم کو بھی حق ہے کہ اولیاء اللہ کی کتابوں سے آپ کو دکھائیں کہ مرزا قادیانی ہرگز ہرگز اولیاء اللہ کے زمرہ میں سے نہ تھے پہلے امام ابو حنیفہؒ کو ہی لیجئے کہ وہ اصالتاً نزول حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام رسول اللہ کے معتقد تھے اور ان کا نزول بموجب نص قرآنی وانه لعلم للساعة ایک نشان قیامت کا یقین کرتے تھے اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کے اصالتاً نزول کے واسطے حیات لازم ہے۔ پس ثابت ہوا کہ امام ابو حنیفہؒ حیات مسیح و اصالتاً نزول جسمی کے بموجب انجیل و قرآن کے قائل تھے دیکھو فقہ اکبر و نزول عیسیٰؑ من السماء..... یعنی ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ اس بات پر ایمان رکھے کہ قیامت برحق ہے اور قیامت کا نشان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔ (شرح فقہ اکبر ص ۱۳۶) مگر مرزا قادیانی بلاسند شرعی' اجماع امت کے برخلاف کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ تو مر چکے ہیں۔ وہ نہیں آئیں گے اور وہ عیسیٰ آنے والا میں ہی ہوں۔ آپ ایسے شخص کو جو خدا کے برخلاف' اناجیل کے برخلاف' قرآن شریف کے برخلاف کل اولیائے امت کے برخلاف جاتا ہے اور من گھڑت بات کی پیروی کرتا ہے۔ اس کو اولیاء اللہ سے کیا نسبت دے سکتے ہیں؟ آپ کوئی ثبوت پیش کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اولیاء اللہ ست کی طرح مجاہدات کے چلے کاٹے نفس کشی کی ریاضیات شاقہ نفس کی تادیب کے واسطے کیں۔ جہاں تک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مشاہدہ ہے اور مرزا قادیانی کی تاریخ بتاتی ہے وہ یہ ہے کہ ابتدائی عمر تعلیم عربی و فارسی میں خرچ کی۔ جوانی کا وقت انگریزوں کی ملازمت میں کاٹا۔ کچھ حصہ عمر کا علم رمل کے سیکھنے میں صرف کیا۔ کچھ حصہ عمر کا مختاری اور قانون انگریزی کے امتحان کی تیاری میں لگایا۔ ہاں خشک ملاں کی طرح نمازیں ضرور پڑھتے تھے۔ وہ بھی غیر مقلدوں کے طریقہ پر جن کو اہلسنت مسلمان وہابی کہتے ہیں۔ جب کبھی عبادت الٰہی اور ذکر اذکار کا ذکر آتا تو یہ فرما کر ٹال دیتے۔ لا رھبانیت فی الاسلام یعنی اسلام میں رہبانیت نہیں ہے نہ کسی پیر طریقت کی خدمت کی اور نہ کسی بزرگ سے فیض روحانی حاصل کیا۔ یہی وجہ تھی کہ اپنے ہر ایک دعویٰ کو شاعرانہ لفاظی استعارہ مجاز و تشبیہ وغیرہ سے مبالغہ کا رنگ دے کر ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے اور جھوٹ کو سچ کر دکھاتے تھے۔ جیسا کہ انھوں نے کشتی نوح میں اپنا ابن مریم ہونا لکھا ہے کہ بچے ہنسی اڑاتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو استعارہ کے طور پر حمل ہوا اور دردِ زہ ہوا اور نو ماہ کے بعد بچہ پیدا ہوا جو عیسیٰ تھا اور میں عیسیٰ سے مریم بنایا گیا۔ (دیکھو ملخص کشتی نوح ص ۴۷ خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

جب پوچھا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی تو مریم تھے بموجب ان کے الہام کے یَا مَرْیَمُ اُسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ کہ اے مریم تو اور تیرے دوست جنت میں رہو۔

(حقیقت الوحی ص ۷۶ خزائن ج ۲۲ ص ۷۹)

جب مرزا قادیانی مریم تھے تو پھر خود ہی ابن مریم کیسے ہوئے؟ غرض کہ مرزا قادیانی تھرڈ کلاس شاعر تھے۔ طبیعت کی موزونی سے مضمون نویسی کرتے تھے روحانی برکات سے بے بہرہ تھے۔ یوں تو ان کے مریدوں کا اختیار ہے جو چاہیں بنا لیں۔ ''پیراں نمی پرند مریداں سے پرانند'' مشہور ضرب المثل ہے۔ مرزا قادیانی تو محالات عقلی اور خلاف قانون قدرت کے حیرت خانہ میں مقیم تھے۔ ان کو اولیاء اللہ سے سمجھنا سخت غلطی ہے۔ اولیاء اللہ تو صاحب کرامات ہوتے ہیں اور یہی سچے اور جھوٹے مدعی کے فرق کرنے والی بات ہے چونکہ آپ نے اولیاء اللہ کی باتیں پیش کی ہیں۔ میں بھی ایک حکایت کشف المحجوب سے پیش کرتا ہوں۔

''حضرت ابراہیم خواصؒ فرماتے ہیں کہ میں جنگل میں تھا۔ ایک شخص عیسائی راہب آیا۔ میں نے اس کا آنا مکروہ سمجھا۔ مگر اس نے کہا کہ میں تمہارے پاس رہوں گا میں نے کہا کہ میرے پاس کھانے پینے کے واسطے کچھ نہیں۔ اس نے کہا کہ جہان میں تیری بزرگی کا شہرہ ہے اور تو ابھی کھانے پینے کی فکر سے آزاد نہیں۔ میں نے اس کو قبول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر لیا کہ دیکھوں اپنے دعویٰ میں کہاں تک سچا ہے۔ جب سات راتیں اور سات دن ہم چلے تو ہمیں پیاس لگی۔ راہب کھڑا ہو گیا اور کہا اے ابراہیم کچھ دکھا کیونکہ تیرا جہان میں شہرہ ہے۔ میں نے زمین پر سر رکھا اور کہا کہ اے اللہ مجھے اس بیگانہ کے سامنے خوار نہ کر کیونکہ وہ عین بیگانگی میں مجھ پر نیک ظن رکھتا ہے۔ میں نے سر اٹھایا تو ایک طبق دیکھا جس پر دو روٹیاں اور دو شربت کے پیالے رکھے تھے۔ ہم نے اسے کھایا۔ جب سات دن اور چلے تو میں نے اس کو کہا کہ اب تیری باری ہے تو کچھ لا۔ راہب سجدہ میں گیا اور کچھ کہا۔ ایک طبق پیدا ہوا۔ چار روٹیاں اور چار شربت کے پیالے اس پر رکھے تھے۔ میں متعجب ہوا۔ راہب نے کہا اے ابراہیم غم نہ کر تیرا مرتبہ عالی ہے اور میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ اسی واسطے یہ کرامت ظاہر ہوئی۔ قصہ طویل ہے۔ میں نے بہت اختصار سے نقل کیا ہے۔ (دیکھو کشف المحجوب اردو ص ۲۴۸)

یہ ہے اولیاء اللہ کی کرامت اب مرزا قادیانی کا حال سنیے کہ حضرت عیسیٰؑ کے معجزات سے ہی انکار ہے اور خدا تعالیٰ کو انسان کی طرح اس بات کا محتاج یقین کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر خدا رزق نہیں دے سکتا تصور کر کے خدا کا عجز ثابت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے واسطے باورچی خانہ اور پاخانہ وغیرہ کا انتظام نہیں کر سکتا۔ اب آپ خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر بتائیں کہ آپ کا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ بغیر اسباب ظاہری کے پکا پکایا کھانا اپنے بندوں کو دے سکتا ہے؟

حکیم محمد حسین مرزائی معروف مرہم عیسیٰ نے مولوی اصغر علی صاحب روحی سے مسجد میں گفتگو کرتے ہوئے تمسخر اڑایا تھا کہ قرآن میں جو لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی دعا پر آسمان سے دسترخوان اترا تھا اس میں چٹنی بھی تھی؟ بھلا صاحب ایسے شخصوں کو جو محال عقلی کے جال میں پھنسے ہوئے ہوں ان کو اولیاء اللہ سے کہنا کہاں تک خلاف واقعہ امر ہے۔ یوں تو ماننے والے اپنے پیشوا کو سچا ہی مانتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب کو اس کے پیرو سچا نبی کہتے تھے بلکہ عزیز جانیں اس کے فرمان پر قربان کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی حالت پر رحم کرے کہ آپ نے جھوٹے مدعیان نبوت و رسالت کے مقابلہ میں سب دینداروں کو جنھوں نے عقائد اسلام کی حمایت کر کے کذاب مدعیان کا مقابلہ کیا ظالم سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اجماع امت اس پر ہے کہ مدعی نبوت بعد حضرت خاتم النبیین ﷺ کے کافر ہے۔

آپ حق پوشی کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی تحریروں نے قادیانی جماعت کو اور ظہیر الدین اروپی مرزائی کی جماعت کو جو مرزا قادیانی کو مستقل نبی مانتے ہیں۔ گمراہ کیا۔ اب میں مرزا قادیانی کی وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تحریریں لکھتا ہوں تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ مرزا قادیانی اولیاء اللہ میں سے نہ تھے۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر تیرہ سو برس تک کے عرصہ میں جس قدر مدعیان نبوت گزرے ان میں سے تھے۔ اگر اولیاء اللہ تھے تو پھر مسیلمہ سے لے کر مرزا قادیانی تک جو کذاب مدعیان گزرے وہ بھی اولیاء اللہ ہوں گے اور جن صحابہ کرامؓ نے مسیلمہ کو قتل کیا وہ بقول آپ کے ظالم تھے۔ کیونکہ انھوں نے ایک مصلح کو ستایا۔

پہلا الہام مرزا قادیانی: قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ الیکم جَمِیْعًا. اے مرزا تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تمہاری طرف آیا ہوں۔

(دیکھو اخبار الاخیار رص ۳ تذکرہ ص ۳۵۲)

دوسرا الہام: اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلاً شَاھِداً کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلاً.

(حقیقت الوحی ص ۱۰۱ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵)

تیسرا الہام: یٰس اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ الْمُسْتَقِیْمَo تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْم. یعنی اے سردار تو مرسلوں سے ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰)

چوتھا الہام: قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَاحِدٌ.

(حقیقت الوحی ص ۸۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۴)

پانچواں الہام: وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَo

(حقیقت الوحی ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)

چھٹا الہام: ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖo

(حقیقت الوحی ص ۷۱ خزائن ج ۲۲ ص ۷۴)

یہ چھ الہام ہیں جو مرزا قادیانی کو رسول بناتے ہیں۔ اگر آپ کا اعتقاد ہے کہ مرزا قادیانی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوئے تو ضرور مرزا قادیانی سچے رسول صاحب کتاب حضرت موسیٰؑ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جیسے تھے۔ (معاذ اللہ)

اب میں مرزا قادیانی کے اقوال نقل کرتا ہوں تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ آپ سخت غلطی پر ہیں۔ جو مرزا قادیانی کو مدعی نبوت یقین نہیں کرتے جبکہ وہ خود مدعی ہیں اور ان کی تحریریں موجود ہیں تو پھر آپ کیوں ان کو محمد ﷺ جیسا رسول نہیں مانتے؟ جبکہ یہی آیات محمد ﷺ کے حق میں نازل ہوئیں اور ان کو (محمد ﷺ) رسول ماننا فرض ہو گیا۔

قول نمبر ۷: (مرزا قادیانی) میں خدا کے فضل سے نبی و رسول ہوں۔

(دیکھو اخبار بدر مارچ ۱۹۰۸ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قول نمبر ۸: (مرزا قادیانی) خدا نے میری وحی اور میری تعلیم کو اور میری بیعت کو کشتی نوح قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔

(اربعین نمبر ۴ ص ۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

قول نمبر ۹: (مرزا قادیانی) جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا..... میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵) یہاں مرزا جی کا دعویٰ صاحب شریعت نبی ہونے کا ہے۔

قول نمبر ۱۰: (مرزا جی) ''الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔'' (دیکھو انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

شاہ صاحب! خدا تو آپ کو فرماتا ہے کہ جو کچھ یہ کہتا ہے۔ اس پر ایمان لاؤ اور وہ کہتا ہے کہ میں خدا کے فضل سے نبی و رسول ہوں تو آپ کس طرح کہتے ہیں کہ وہ نبی نہ تھا۔ کیا آپ اس کو خدا کا کلام تسلیم نہیں کرتے اور مرزا کو مفتری یقین کرتے ہو۔

قول نمبر ۱۱: (مرزا جی) ''سچا خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص ۱۱ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

قول نمبر ۱۲: (مرزا جی) ''جبکہ مجھ کو اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات اور زبور انجیل اور قرآن کریم پر۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۱۹ خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۴)

قول نمبر ۱۳: (مرزا جی) ''خدا وہ خدا ہے۔ جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔'' (اربعین نمبر ۳ ص ۳۲ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)

قول نمبر ۱۴: (مرزا قادیانی) ''میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں۔ جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر کلام خدا جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

قول نمبر ۱۵: (مرزا جی) ''جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلیے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قول نمبر ۱۶: (مرزا قادیانی) (شعر عربی کا ترجمہ) ''اے لعنت کرنے والے تجھے کیا ہو گیا۔ بیہودہ بک رہا ہے اور تو اس پر لعنت کر رہا ہے جو خدا کا مرسل یعنی فرستادہ اور عزت یافتہ ہے۔'' (دیکھو اعجاز احمدی ص ۵۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۵)

مرزا قادیانی اپنی فضیلت تو حضرت محمد ﷺ پر بھی بتاتے ہیں۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں جو میرے لیے نشان ظاہر ہوئے۔ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔'' (حقیقت الوحی ص ۶۸ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰) اور حضرت نبی کریم ﷺ کی نسبت لکھتے ہیں۔ ''تین ہزار معجزے ہمارے نبی کریم ﷺ سے ظہور میں آئے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰ خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳) میر مدثر شاہ صاحب جواب دیں کہ کون افضل ہے جس کے تین لاکھ معجزے یا جس کے صرف تین ہزار؟ اور سنو۔ دیکھو مرزا قادیانی کا عربی شعر ۔

له خسف القمر المنير و ان لی
غسا القمران المشرقان انكر

یعنی محمد ﷺ کے واسطے تو صرف چاند گہن ہوا تھا اور میرے واسطے چاند و سورج دونوں کا گہن ہوا۔ کیا اب بھی تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی ص ۷۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

الغرض مرزا قادیانی اپنے نفس پر دھوکہ خوردہ تھے اور زخرف القول غرورا کے مصداق تھے اور جس کو وہ وحی الٰہی زعم کر کے افضل الرسل ہونے کے مدعی ہوئے اور ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو گمراہ کر گئے۔ قادیانی جماعت جو اپنی تعداد چار پانچ لاکھ بتلاتی ہے مرزا قادیانی کے ان دعاوی کے باعث ان کو مستقل نبی مانتی ہے۔ ایک اور جماعت مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے ہے جو مرزا قادیانی کو افضل الرسل یقین کرتی ہے اور ناسخ دین محمدی تسلیم کرتی ہے اور مرزا قادیانی کو تشریعی نبی مانتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ جب مرزا قادیانی نے اپنی امت کے لیے امر بھی کیے اور نہی بھی کی اور صاف صاف لکھ دیا کہ ''جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کیے اور اپنی امت کے لیے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گا اور میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵) یہ تیسری جماعت اسی واسطے مرزا قادیانی کو صاحب شریعت نبی مانتی ہے اور یہ جماعت ظہیر الدین ساکن اروپ ضلع سیالکوٹ کی ہے۔ ایسے ہی چھوٹی چھوٹی جماعتیں اور بھی ہیں جو سلسلہ نبوت کے ختم ہونے کی منکر اور مدعی نبوت ہیں۔ جیسا کہ میاں نبی بخش ساکن معراجکے ضلع سیالکوٹ جس کی نسبت عسل مصفّٰے میں آپ کی جماعت کے سرکردہ امبر حکیم خدا بخش نے بدیں الفاظ لکھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ ”کم گو اور گوشہ نشین شخص ہیں۔ اس بزرگ کو پنجابی و اردو، عربی و فارسی میں بکثرت الہام ہوتے ہیں اور رویا اور مکاشفات بھی بہت ہوتے ہیں۔ ۱۸۹۶ء میں انھوں نے اشتہار دیا تھا۔“ (دیکھو عسل مصفےٰ حصہ دوم ص ۲۸۲)

دوسرے ایک شخص میاں عبداللطیف ساکن گنا چور ضلع جالندھر ہیں۔ یہ بھی مرزا قادیانی کی طرح مدعی نبوت و مہدویت ہیں۔ تیسرے شخص عبداللہ تیماپوری ہیں۔ چوتھے ماسٹر محمد سعید کیمل پوری ہیں جو شریعت محمدی کو منسوخ شدہ سمجھ کر ختنہ حرام سمجھتے ہیں۔ پانچویں ایک شخص محمد اکبر ہیں جو مصلح موعود ہونے کے مدعی ہیں اور چھٹے قاضی یار محمد کانگڑی ہیں۔ اور ہر ایک کے پیرو بھی ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ ایمان سے بتائیں کہ یہ تمام فرقے کس نے بنائے اور کس شخص کی تحریروں اور الہاموں نے ان کو گمراہ کیا بلکہ انکار ختم نبوت کے مرتکب ہوئے اور اجماع امت سے کافر ہوئے۔ اس کا کون ذمہ دار ہوا ہے؟ اگر مرزا قادیانی کے یہ الہامات و تحریریں نہ ہوتیں تو لاکھوں مسلمان گمراہ نہ ہوتے۔ پس جتنا قصور ہے یہ سب مرزا قادیانی کا ہے جنھوں نے خود وحی و الہام کا دعویٰ کیا اور اسی وحی کے مطابق پہلے خود نبوت و رسالت و مسیحیت و کرشنت کے مدعی ہوئے اور ان کے بعد ان کے پیرو بھی مدعی نبوت ہوئے۔ اگر مرزا قادیانی حد سے تجاوز نہ کرتے اور ایسے دعاوی نہ کرتے اور جماعت الگ نہ بناتے تو کوئی فتنہ امت محمدیہ میں برپا نہ ہوتا اور مخالفین غالب نہ آتے۔ یہ خوب مسیح موعود آیا ہے کہ بجائے امت کے ترقی دینے کے مسلمانوں کو بھی کافر بنا کر اور اختلاف اور شرک و کفر کا بیج بو کر چل دیئے۔ آپ اولیائے امت کو ناحق بدنام کرتے ہیں۔ کسی اولیاء اللہ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ لاکھوں مسلمانوں کو اپنی نبوت و رسالت منوائی۔ یہ قیاس مع الفارق ہے جو کہ اہل علم کے نزدیک باطل ہے۔ کجا دعویٰ نبوت و رسالت اور کجا کلمہ کفر جو کہ بحالت سکر کسی اولیاء اللہ کے منہ سے نکلا۔ کجا مرزا قادیانی کا اپنے دعویٰ نبوت و رسالت پر قائم ہونا۔ دلائل شرعیہ سے اپنی نبوت و رسالت کا ثبوت دینا اور کجا اولیاء اللہ کا بحالت صحو توبہ کرنا۔ مرزا قادیانی کو اولیائے امت سے کوئی نسبت نہیں۔ ہاں بموجب حدیث رسول ﷺ اس گروہ سے مرزا قادیانی کو نسبت ہے وہ حدیث یہ ہے۔ **سیکون فی امتی ثلثون کذابون کلّھم یزعم انہ نبی اللّٰہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی.** (ترمذی ج ۲ ص ۴۵ باب ماجاء لاتقوم الساعۃ) یعنی میری امت میں سے تیس جھوٹے نبی ہوں گے کہ گمان کریں گے کہ وہ نبی اللہ ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ کوئی نبی بعد میرے نہیں۔ پس بہ سبب دعاوی نبوت و رسالت و کرشنیت و مہدویت مرزا قادیانی انہی امتی نبیوں سے نسبت رکھتے ہیں جو پہلے گزر چکے ہیں اور کیوں نہ گزرتے جبکہ دو اولوالعزم پیغمبروں کی پیشگوئیاں ہیں کہ جھوٹے نبی آئیں گے۔ سچا نبی کوئی نہ آئے گا۔ حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں ''جو چیز مجھ کو تسلی بخشتی ہے وہ یہ ہے کہ اس رسول (محمد ﷺ) کے دین کی کوئی حد نہیں۔ اس لیے کہ اللہ اس کو درست رکھے گا۔ کاہن نے جواب میں کہا۔ کیا رسول اللہ (محمد ﷺ) کے بعد اور رسول بھی آئیں گے۔ ۸۔ رسول یسوع نے جواب دیا۔ اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئیں گے۔ ۹۔ مگر جھوٹے نبیوں کی ایک جماعت بڑی بھاری تعداد میں آئے گی۔'' الخ (دیکھو انجیل برنباس فصل ۹۷۔ آیات ۷۔۸۔۹) سب سے پہلے حسب پیشینگوئی حضرت عیسیٰؑ و محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے مقابل ان کی زندگی میں مسیلمہ کذاب کھڑا ہوا۔ پھر اسود عنسی' طلحہ بن خویلد۔ یہ شخص مرزا قادیانی کی طرح حدیثوں کی تاویلات کر کے امتی نبی ہونے کا مدعی تھا اور کہتا تھا کہ ''لا نبی بعدی'' کے یہ معنی ہیں کہ میرے بعد نبی ''لا'' ہوگا۔ یعنی ایسا شخص نبی ہوگا۔ جس کا نام ''لا'' ہوگا۔ اور میرا نام ''لا'' ہے۔ پس میں نبی ہوں۔

مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں کہ میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۷ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱) پس ''لا'' کے ساتھ ان کی نسبت سے یا مسیلمہ وغیرہ کے جو غیر تشریعی نبوت کے مدعی تھے۔ پھر خالد بن عبداللہ کے زمانہ میں ایک شخص مدعی نبوت ہوا اور قرآن شریف جیسی عربی لکھی ہوئی دکھائی۔ خالد نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ میر مدثر شاہ فرمائیں کہ خالد نے بقول آپ کے ایک مصلح کو قتل کرایا یا دشمن دین محمد ﷺ کو قتل کرا کر فتنہ عظیم کا انسداد کیا؟ افسوس۔

مختار ثقفی عبداللہ بن زبیر و عبدالملک کے زمانہ میں مدعی نبوت ہوا۔ اور نبوت بھی مرزا قادیانی والی۔ یعنی بغیر شریعت و کتاب کے جس طرح مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں بروزی و ظلی نبی ہوں۔ اصلی نبی نہیں اور لاہوری جماعت ان کو ایسا نبی مانتی ہے یہ شخص بھی یہی کہتا تھا کہ میں ''محمد کا ایک مختار ہوں اور مرزا قادیانی کی طرح مسئلہ حلول کا قائل تھا۔ دیکھو مرزا لکھتے ہیں ''خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی اور شیرینی اور حرکت و سکون سب اسی کا ہو گیا۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"بہو و زنگی تذکرۃ المذاہب میں لکھا ہے کہ اس کے پانچ کروڑ پانچ لاکھ مرید تھے۔ اگر معیار صداقت کثرت مریدین ہے تو بہو و زنگی مرزا قادیانی سے بدرجہا صادق ہے؟

عیسیٰ بن مریہ اپنے آپ کو مہدی کہتا تھا اور بہت بڑی جمعیت حاصل کر لی تھی۔

ابو جعفر محمد بن علی سلمنائی۔ اس کے بڑے بڑے امیر ہم عقیدہ ہو گئے تھے۔ اس نے شریعت محمدیہ کے مسائل الٹ پلٹ کر دیئے تھے۔ جملہ انبیاءؑ کو خاطی کہتا تھا جیسا کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ "اجتہادی غلطی سب نبیوں سے ہوا کرتی ہے اور اس میں سب ہمارے شریک ہیں۔" (ملفوظات ج ۲ ص ۲۲۴)

پھر مرزا قادیانی لکھتے ہیں "ہر ایک جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔

(درخواست ملحقہ ص ۱۱ کتاب البریہ خزائن ج ۱۳ ص ۳۴۳)

اس سے لاہوری جماعت کا پول بھی ظاہر ہو گیا جو کہتی ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے کیونکہ جہاد کا حرام کرنا قرآن شریف کی تنسیخ ہے اور کسی حکم الٰہی کی تنسیخ بغیر صاحب شریعت نبی و رسول کے نہیں ہو سکتی۔ پس لاہوری جماعت اگر مرزا جی کو مسیح موعود مانتی ہے اور جہاد کو حرام سمجھتی ہے تو مرزا قادیانی کو حقیقی نبی و رسول یقین کرتی ہے اور کسی مصلحت وقت کے باعث ان کو نبی کہنے سے انکار کرتی ہے۔ جس کو شریعت کی اصطلاح میں تقیہ کہتے ہیں کیونکہ قرآن کا حکم بغیر تشریعی نبی کے کوئی منسوخ نہیں کر سکتا۔

نہاوند میں ۲۹۹ھ میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور اپنے اصحاب کے نام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نام پر رکھے۔ یعنی ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ بڑے بڑے قبائل اس کے معتقد ہو گئے اور اپنی جائیدادیں اور اموال و املاک اس کے سپرد کر دیئے تاکہ اشاعت عقائد کے کام آئے اگر صداقت کا یہی نشان ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اور ان کے مرید کہتے ہیں تو پھر یہ مدعی ضرور سچا ہونا چاہیے۔ مرزا قادیانی کے مریدوں نے بھی اس کی طرح اپنے ناموں کے ساتھ صحابہ کرامؓ کے نام ضم کر لیے۔

میر مدثر شاہ صاحب غور فرمائیں کہ مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کو اولیائے امت سے نسبت ہے یا کذاب مدعیان نبوت سے۔ جن کا قلع قمع خلفائے اسلام کرتے آئے ہیں؟ اگر ان کو آزاد چھوڑ دیا جاتا تو اسلام کا شاید ہی کوئی حقیقی نام لیوا رہ جاتا۔ کس قدر بعید از انصاف بات ہے کہ مرزا قادیانی کے الہامات اور کلماتِ کفریہ اور دعاوی تو ہوں کاذبوں والے اور ان کو اولیاء اللہ سے نسبت دے کر حق اور راستی پر سمجھا جائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور کہا جائے کہ وہ بھی باقی اولیائے امت کی طرح ہیں۔ یا سرے سے نبی ہیں اور لطف یہ ہے کہ خود بھی کہتے ہیں کہ ہم ایسے الہامات کو نہیں مانتے۔ اجی صاحب اگر نہیں مانتے تو پھر توبہ کر کے مسلمانوں میں شامل کیوں نہیں ہو جاتے؟ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تقیہ کرتے ہو۔

اوستادسیس۔ ملک خراسان میں مدعی نبوت ہوا۔ تین لاکھ اس کے مرید صرف سپاہی لڑنے والے تھے۔ جس سے خیال ہو سکتا ہے کہ اس کے دوسرے مرید کس قدر ہوں گے۔ حاکم مرو نے اس کا مقابلہ کیا اور شکست کھائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی اور اس کے مرید جو کہتے ہیں کہ جھوٹے نبی کو کبھی فتح نہیں ہوتی۔ بالکل غلط اور باطل ڈھکوسلا ہے کیونکہ مرزا قادیانی اور ان کے مرید اور خود میر مدثر شاہ اس کو جھوٹا نبی کہتے ہیں۔ شاہ صاحب مہربانی کر کے فرمائیں کہ خلیفہ منصور نے جو اس کا قلع قمع کیا۔ یہ اس پر ظلم کیا۔ یا اسلام کو بچایا؟ غالباً آپ کے نزدیک بڑا سخت گناہ کیا کیونکہ یہ بھی ایک مصلح تھا۔

عبداللہ مہدی۔ اس شخص نے ۲۹۶ھ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور ایک نیا مذہب جاری کیا۔ جماعت کثیر اس کے ساتھ ہو گئی۔ اس نے طرابلس وغیرہ مقامات کو فتح کر کے آخر مصر کو بھی فتح کر لیا اور ۳۲۲ھ میں اپنی موت سے مرا۔ اس کا زمانہ مہدویت ۲۴ سال ایک ماہ اور ۲۰ یوم رہا۔ میر مدثر شاہ صاحب اس کو تو ضرور ہی سچا مہدی یقین کرتے ہوں گے کیونکہ اس شخص کی کامیابی مرزا قادیانی سے ہزارہا درجہ بڑھی ہوئی ہے۔ مرزا قادیانی کو ایک چھوٹے سے گاؤں کی بھی حکومت نہ ملی۔ نیز مہلت بھی اس کو مرزا قادیانی سے زیادہ ملی ہے (دیکھو تاریخ کامل بن اثیر جلد ۸ ص ۹۰) اگر معیار صداقت یہی ہے جو مرزا قادیانی اور ان کے مرید پیش کرتے ہیں تو پھر یہ شخص سچا تھا اور بقول ان کے خلفائے اسلام نے اسے قتل کرانے میں گناہ کیا۔

حسن بن صباح۔ یہ شخص بھی مرزا قادیانی کی طرح اپنے استغراقی خیالات کو الہام کہتا تھا اور اسی پر اس کے ہزارہا مرید ہو گئے تھے اور اس کی پیشگوئی ایک جہاز کے نہ ڈوبنے کی تھی اور وہ جہاز غرق ہونے سے بچ گیا۔ اس واسطے بیشمار لوگ اس کے مرید بھی ہو گئے اور وہ کامیاب بھی اس قدر ہوا کہ سلطان سنجر جیسے اس سے خوف کھاتے تھے۔ یہ شخص بھی کسی مخالف کے ہاتھ سے قتل نہ ہوا بلکہ ۵۱۸ھ میں اپنی موت سے مرا۔ اس کے حالات مشہور ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کی پیشگوئیاں کبھی سچی نہ نکلیں اشتہار تو ابتداء میں بڑے زور شور سے دیتے مگر پیشگوئی جب جھوٹی نکلتی تو ندامت دھونے کے لیے رکیک اور دور از کار تاویلیں کرنے بیٹھ جاتے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عبدالمومن۔ یہ شخص سلطان مراکو سے جنگ کرتا رہا اور آخر ۶۵۸ھ میں اپنی موت سے مرا۔ کسی دشمن کے ہاتھ سے نہ مارا گیا۔ حالانکہ جنگ و جدال کرتا تھا۔ مرزائیوں کے معیار کے مطابق اسے بھی سچا ماننا چاہیے کیونکہ دشمن کے ہاتھ سے ہلاک نہیں ہوا۔

حاکم بامر اللہ نے مصر میں نبوت سے بھی بڑھ کر خدائی کا دعویٰ کیا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے نبوت و خدائی کا دعویٰ کیا۔ اس کی مدت حکومت بھی مرزا قادیانی سے زیادہ ہے۔ یعنی ۲۵ برس تک حکومت کر کے اپنی موت سے مرا۔ مرزائیوں کے معیار کے مطابق یہ بھی سچا تھا کیونکہ دشمن کے ہاتھ سے قتل نہ ہوا اور دعویٰ نبوت کے ساتھ ۲۵ برس تک زندہ رہا۔ (دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۹)

صالح بن طریف۔ یہ شخص بڑا عالم و دیندار تھا۔ نبوت کا دعویٰ کر کے وحی کا مدعی بھی ہو گیا۔ اس نے وحی کے فقرات جمع کر کے قرآن ثانی بنایا تھا۔ اس کے مرید اس کے قرآن کی آیات نمازوں میں پڑھتے تھے۔ ۴۷ برس تک دعویٰ نبوت و وحی و الہام کے ساتھ زندہ رہا۔ جس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی اور ان کے مرید جو معیار صداقت مقرر کرتے ہیں بالکل غلط ہے کہ کاذب کو اس قدر مہلت نہیں ملتی۔ دیکھو یہ امر مسلم ہے کہ یہ شخص کاذب ہے باوجود اس کے کامیاب ایسا ہوا ہے کہ تین پشت تک اس کی اولاد میں بادشاہت رہی اور کسی جنگ میں مارا بھی نہیں گیا۔ اور اپنی موت سے فوت ہوا۔ (ابن خلدون حالات ہشام کے تحت میں) مرزا قادیانی کے مرید یا تو اس کو بھی سچا نبی مانیں یا اپنے معیار کی غلطی تسلیم کریں۔ ابتداء میں یہ شخص بڑا دیندار تھا اور دشمن کے ہاتھ سے ہلاک بھی نہیں ہوا۔

ایک حبشی۔ نے جزیرہ جمیلہ میں عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔ (عسل مصفیٰ)

ابراہیم بزلہ۔ نے عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا۔ (حجج الکرامہ)

ان دو شخصوں نے جو مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا تو ثابت ہوا کہ وفات مسیح کے معتقد ہوکر بروزی مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور انہی کی مرزا قادیانی نے بھی نقل کی۔ غرضیکہ پہلے بھی مسیح ہونے کا دعویٰ ہو چکا ہے اور اصالتاً نزول حضرت عیسیٰؑ سے انکار کیا گیا ہے۔ بروزی نزول کوئی جدید مسئلہ نہیں۔ مگر چونکہ ان مدعیان سے مسیح موعود کے کام نہ ہوئے۔ اسلیے وہ جھوٹے سمجھے گئے۔ تو اب کوئی وجہ نہیں کہ مرزا قادیانی کو سچا مسیح موعود سمجھا جائے کیونکہ ان کے وقت میں بھی اسلام کا وہ غلبہ نہ ہوا جو مسیح کے ہاتھ سے ہونا چاہیے تھا۔ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ اگر مسیح و مہدی کے کلام مجھ سے نہ ہوں تو میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھوٹا ہوں۔ اصل عبارت مرزا قادیانی کی ملاحظہ ہو۔ وہو ہذا۔

''طالب حق کے لیے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لیے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ پس اگر کروڑ نشان بھی مجھ سے ظاہر ہوں اور بہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ جھوٹا ہوں والسلام۔'' ''غلام احمد'' (اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۲ء)

اب ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی مر گئے۔ اور ان سے مسیح موعود اور مہدی موعود کے کام نہ ہوئے بلکہ الٹا بجائے فتح اور غلبہ اسلام کے رہی سہی اسلامی شوکت و حکومت بھی جاتی رہی اور جس جس مقام پر توحید کا جھنڈا لہراتا تھا تثلیث کا لہرانے لگا۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب شہادت قرآن پر لکھا تھا۔ ''ایسے زمانہ (یعنی مسیح موعود کے زمانہ) میں صور پھونک کر تمام قوموں کو دین اسلام پر جمع کیا جائے گا۔'' (شہادۃ القرآن ص ۶ خزائن ج ۶ ص ۳۱۲) اور اسی کتاب کے صفحہ اخیر سطر ۱۳ پر لکھا کہ ''ہاں مسیح موعود آ گیا اور وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ رام چندر پوجا جائے گا اور نہ کرشن اور نہ حضرت مسیح''۔

پھر مرزا قادیانی نے لکھا۔ ''اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گے۔ (ایام الصلح ص ۱۳۶ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۱) یہ معیار مرزا قادیانی نے خود مقرر کی ہے اور ہدایت کی ہے کہ ''انتظار کرو۔ اگر میں مر گیا اور مسیح کے کام نہ ہوئے تو سب گواہ رہیں کہ جھوٹا ہوں۔'' اور مسیح موعود کے کام بھی خود بیان کر دیئے کہ اسلام پھیل جائے گا اس کے ہاتھ سے اور تمام باطل مذاہب ہلاک ہو جائیں گے۔

اب میر مدثر شاہ صاحب ایمان سے خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر بتائیں کہ مرزا قادیانی کے ہاتھ سے اسلام کا غلبہ ہوا اور ملل باطلہ ہلاک ہوئے یا الٹا اسلام مغلوب و ہلاک ہوا اور باطل مذاہب غالب آئے؟ دیکھو ذیل کے واقعات جو مرزا قادیانی کے دعویٰ کے بعد وقوع میں آئے۔

۱:..... صوبہ تھریس و مقدونیہ میں اڑھائی لاکھ مسلمانوں کو بلغاریوں سے طرح طرح کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جان فرسا عذاب دے کر ہلاک کیا۔ (زمیندار ۱۸ ستمبر ۱۹۱۳ء)

۲:.....مراکو کی اسلامی سلطنت زیر حکومت فرانس چلی گئی۔

۳:.....طرابلس میں عربوں پر اٹلی والوں کے مظالم پڑھ کر رونا آتا ہے۔

۴:.....ایران پر روسیوں کے مظالم حد سے بڑھ گئے اور ہزاروں مجتہد علمائے اسلام پھانسی پر لٹکائے گئے۔

نمبر ۵: بطرس مولک مرحصار سرقراعثمانی کے باشندوں کو جو مسلمان تھے عیسائی مذہب قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔

(رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور بابت ماہ فروری ۱۹۱۳ء) (بحوالہ اخبار وکیل امرتسر)

۶:..... بلغاریوں نے ولایت سالونیکا کی نصف آبادی کو جس کی تعداد پچیس ہزار کے قریب تھی سب کو تہہ تیغ کیا۔ صرف ان کو زندہ رہنے دیا جنھوں نے مذہب عیسائی قبول کر لیا۔ (دیکھو رسالہ انجمن حمایت اسلام لاہور فروری ۱۹۱۳ء)

کیوں میر صاحب۔ یہ کسر صلیب ہوا۔ یا کسر اسلام؟ اور مرزا قادیانی اپنے مقرر کردہ معیار کے مطابق جھوٹے مسیح ثابت ہوئے۔ یا کوئی کسر باقی ہے؟ اور تمام وہ مسلمان جو مرزا قادیانی کو جھوٹا مانتے ہیں وہ حق پر ہیں۔ یا آپ جو مرزا قادیانی کو بلادلیل سچا مسیح مانتے ہیں؟

کیونکہ اوّل تو نبی اللہ نہ تھے۔ بقول آپ کے امتی تھے۔ دوم مسیح موعود کے کام ان سے نہ ہوئے۔ نہ کسر صلیب ہوا۔ نہ ملل باطلہ ہلاک ہوئے۔ نہ رام چندر و کرشن کی پوجا موقوف ہوئی بلکہ الٹا رام چندر اور کرشن اور مسیح کے پیرو ایسی ترقی کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کو ہرگز نصیب نہیں ہوئی۔ بلادلیل تو ایک کنگال مفلس کو شاہ مفت اقلیم اور ایک ہیجڑے کو رستم زمان و پیل دمان کہا جا سکتا ہے۔ ایک شاعر نے سچ کہا ہے ؎

مسیح باش و از اعجاز لافہا میزن
میان دعویٰ و حجت ہزار فرسنگ است

یعنی حضرت عیسیٰؑ بن جا اور معجزات کی گپیں بھی مارا کر۔ مگر درمیان دعویٰ اور اس کے ثبوت کے ہزاروں کوس کا فرق ہے دعویٰ آسان ہے مگر فعلوں سے اگر ثابت نہ ہوں تو وہ مدعی جھوٹا ہے اور یہی معیار مقرر ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ببول کا درخت دعویٰ تو کر سکتا ہے کہ وہ سیب کا درخت ہے مگر جب اس کو سیب کا پھل نہ لگے تو جھوٹا ثابت ہوگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اسی طرح مرزا قادیانی نے دعویٰ تو تمام کر دیئے۔ حتی کہ اہل ہنود کو پھانسنے کے لیے کرشن بھی بنے اور عیسائیوں کو مرید بنانے کے لیے عیسیٰ مسیح بنے۔ کلنکی اوتار بنے مگر بقول ''ذوق الکل فوت الکل۔'' ثبوت ایک ہی نہ دے سکے۔ کس قدر جھوٹی شیخی ماری اور بڑھانک دی کہ اب نہ رام چندر پوجا جائے گا اور نہ مسیح اور نتیجہ یہ ہے کہ رام چندر اور کرشن جی کے پیرو الٹا مسلمانوں کو (بقول آریوں کے) لاکھوں مسلمانوں کو آریہ بنا رہے ہیں۔'' بلکہ لطف خیز یہ بات ہے کہ مرزا قادیانی خود جو کرشن اور اس کی تعلیم شرک و کفر کو مٹانے آئے تھے وہ خود ہی کرشن بن گئے ۔

طمع کردہ بودم کہ کرماں خورم
کہ ناگاہ خوردند کرماں سرم

یعنی ایک بادشاہ نے کرمان کی ولایت کو فتح کرنا چاہا۔ مگر کیڑے نے الٹا اس کا سر کھا لیا۔ مرزا جی آئے تو تھے باطل مذہبوں کو مٹانے کے لیے۔ لیکن الٹی انہی کی ترقی ہوئی۔''

مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص ۳۲ خزائن ج ۳ ص ۱۱۹) میں لکھا تھا ''کہ آریہ تو اسلام کی ڈیوڑھی پر کھڑے ہیں۔ جلد داخل ہوں گے۔'' مگر ہوا الٹ کہ آریہ مسلمانوں کو مرتد کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ ایک عقلمند کے واسطے مرزا جی کے جھوٹا ہونے کا یہی معیار کافی ہے۔

یہ صرف اس واسطے خدا نے کیا تاکہ مرزا جی اپنے دعاوی میں جھوٹے ثابت ہوں۔ ایسے واضح اور کھلے کھلے ثبوت ہوتے ہوئے اگر کوئی شخص مرزا جی کو سچا مسیح موعود مانتا ہے تو وہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا سخت دشمن اور جھٹلانے والا ہے۔ کیا مخالفین اسلام جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث دیکھیں گے اور اس میں عیسیٰ بن مریم نبی اللہ پائیں گے اور اِدھر غلام احمد امتی کو دیکھیں گے اُدھر حدیث میں حکماً عدلاً دیکھیں گے اور اِدھر انگریزوں کا غلام دیکھیں گے اُدھر اس کا کام کسر صلیب دیکھیں گے اور اِدھر ترقی صلیب دیکھیں گے اور اُدھر دجال کے قتل کرنے والا دیکھیں گے اور اِدھر دجال کے خیر خواہ اور رعیت کو دیکھیں گے تو وہ بادی النظر میں ضرور دیکھیں گے کہ مخبر صادق نہ تھا اور اس نے قسم کھا کر (نعوذ باللہ) جھوٹ بولا کہ عیسیٰ بن مریم آئے گا کیونکہ آیا تو غلام احمد جس نے آ کر رسول اللہ ﷺ کے قسمیہ بیان یعنی حدیث **والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم** (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰) کی تردید کی کیونکہ آنے والا تو ایک مثل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مسمی غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ قادیانی تھا۔ تو میر مدثر شاہ صاحب فرمائیں کہ مسلمانوں کا کیا جواب ہوسکتا ہے؟ پس وہ یا تو رسول اللہ ﷺ کو (نعوذ باللہ) جھٹلائیں گے یا مرزا جی کو مسیحیت کا جھوٹا مدعی بتائیں گے چونکہ مسلمانوں کو تاریخ اسلام بتا رہی ہے کہ حسب پیشگوئی حضرت عیسیٰؑ اور محمد رسول اللہ ﷺ بہت سے جھوٹے نبی مسیح موعود ہوں گے اور ہوئے۔ پس مرزا جی بھی انہی جھوٹے مدعیان کی فہرست میں آئیں گے نہ کہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں۔ اب میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جس قاعدے سے آپ مرزا قادیانی کو حق پر بتاتے ہیں۔ اس قاعدہ سے تو ہر ایک بدمعاش فاسق فاجر کافر مرتد سچا سمجھا جا سکتا ہے' کیونکہ اس کو بھی اولیاء اللہ کے ساتھ کسی نہ کسی امر میں ضرور مشارکت ہو گی۔ لیکن صرف کسی امر میں مشارکت دلیل صداقت نہیں ہوسکتی۔ مثلاً حضرت یوسفؑ و امام ابو حنیفہؒ وغیرھم قید میں رہے اور ڈاکو و بدمعاش و زانی بھی قید کیے جاتے ہیں۔ کیا یہ آپس میں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں کیونکہ حضرت یوسفؑ عفت اور پرہیز گاری کے باعث قید ہوئے اور فاسق فاجر بذریعہ اپنی بدکاری کے قید ہوئے۔ پس دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایسا ہی اولیاء اللہ اور مرزا قادیانی میں فرق ہے ؎

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد
گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

یہ آپ کی سخت غلطی ہے کہ آپ اولیائے امت کے ملفوظات اور مرزا قادیانی کی تحریروں کو ایک قسم کا ظاہر کرتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے کلمات کفر اور شرک از راہِ غرور نفس اور تفوق ظاہر کرنے کے واسطے لکھے ہیں اور تصنع اور بناوٹ کے طور پر اولیاء اللہ کی نقل کی ہے۔ اولیاء اللہ نے کلمات کفر اس واسطے استعمال فرمائے کہ عام لوگ جو ان کے درپے ہیں اور ان کی عبادت میں حرج کرتے ہیں۔ کلمات کفر سن کر ان کا ساتھ چھوڑ دیں گے۔ حضرت جنید بغدادیؒ تیس سال تک عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہوتے اور صبح تک اللہ اللہ کرتے اور اسی وضو سے نماز فریضہ صبح ادا فرماتے۔ (دیکھو تذکرۃ الاولیاء، فارسی ص ۲۱۴) کیا مرزا جی نے بھی کبھی ایسی عبادت کی؟ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ابتداء عمر میں کسی قدر تعلیم کے بعد ملازمت کر لی۔ اس سے تھکے۔ تو تصنیف کا شوق پیدا ہوا اولیاء اللہ اگر کوئی غیر مشروع کلمہ کہتے تو اس کا مدعا یہ ہوتا کہ جو مخلوق کا جمگھٹا ہر وقت شب و روز ان کے چوفیر رہ کر ذکر و فکر اور یاد خدا سے انھیں باز رکھتا ہے۔ ایسے کلمات سن کر بدعقیدہ ہو کر ہٹ جائے اور یہ عاشقان خدا اپنے محبوب کی یاد میں یکسو ہوں۔ برخلاف اس کے مرزا جی اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سعی میں مصروف کہ دوسرے پیغمبروں اور اماموں اور مجددوں سے روگردان ہو کر اور ہٹ کر مسلمان ہی نہیں بلکہ کفار بھی ان پر جمع ہو جائیں۔ پس اولیائے اللہ اور مرزا جی میں یہ بیّن فرق ہے۔ جس کی مزید تصریح کی ضرورت نہیں۔

اب اولیائے اللہ کے کہے ہوئے خلاف شرع کلمات کا جواب دیا جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام مالکؒ۔ امام احمد بن حنبلؒ۔ امام بخاریؒ۔ وغیرہ نے کوئی دعویٰ نہیں کیا۔ نہ نبی و رسول ہونے کے مدعی ہوئے۔ ان کا اجتہادی مسائل میں اپنے معاصر علماء سے اختلاف تھا۔ اسواسطے مخالفوں نے ان کو سزائیں دلوائیں ان کی نیت دین اسلام کے عقائد کی حفاظت تھی۔ برخلاف ان کے' مرزا جی ختم نبوت کے منکر اور خود نبوت و رسالت کے مدعی تھے۔ اس واسطے ائمہ مجتہدین کے مقابلہ میں مرزا جی کا ذکر کرنا قیاس مع الفارق ہے اور باطل ہے۔

حضرات بایزید بسطامی۔ شیخ شبلی۔ خواجہ جنید بغدادی۔ شیخ عبدالقادر جیلانی' شیخ اکبر محی الدین ابن عربی۔ مولانا جلال الدین رومی۔ شیخ فرید الدین عطار۔ امام غزالی۔ اور شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کے حالات بالکل مرزا قادیانی کے حالات کے برعکس ہیں۔ وہ اصل تھے اور حقیقت۔ مرزا قادیانی ان کے نقال ہیں اور وہ بھی مجازی۔ جیسا کہ آپ اور لاہوری مرزائیان کو نقلی اور مجازی مسیح موعود یقین کرتے ہیں آپ کا اور ہمارا یہ صرف لفظی تنازعہ ہے۔ مطلب ایک ہی ہے۔ آپ مرزا جی کو مجازی و غیر حقیقی نبی کہتے ہیں اور ہم ان کو کاذب نبی کہتے ہیں۔ بات ایک ہی ہے۔ غیر حقیقی' مجازی اور کاذب کے ایک ہی معنی ہیں۔ پس مرزا جی نے جب دعویٰ نبوت کیا تو امت محمدیہ اور گروہ اولیاء اللہ سے خارج ہوئے۔

افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ آپ لوگ پیر پرستی میں اندھی تقلید کر رہے ہیں۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ مدعیانِ نبوت بھی اولیائے امت کے زمرہ میں شمار تھے؟ ہرگز نہیں۔ تو پھر مرزا جی دعویٰ نبوت کر کے زمرۂ اولیاء میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں اور ان کے اقوال کو اولیاء اللہ کے اقوال سے کیا مناسبت ہو سکتی ہے؟ فرعون نے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہا اور منصور نے بھی انا الحق کا نعرہ لگایا۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں تو پھر مرزا اور جنید بغدادی وغیرہ اولیائے کرام برابر کے کس طرح ہو سکتے ہیں؟ کیونکہ مرزا جی علم تصوف کے اصولوں کے پابند نہ تھے۔ وہ اپنے ہر ایک مدعا کو فلسفیانہ ڈھکوسلوں اور شاعرانہ تخیلات سے ثابت کرتے تھے۔ حضرت مسیح ؑ کی وفات کے بارہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں جس دلیری سے انھوں نے انجیل، قرآن، حدیث اور اجماع امت کا خلاف کیا ہے وہ ثابت کر رہا ہے کہ وہ تو ایک معمولی مومن بھی نہ تھے کیونکہ یہ کہنا مومن کی شان نہیں کہ ''میں کتابوں کو مانتا ہوں مگر ان کے مضمون کو اس طرح نہیں مانتا جس طرح تمام مسلمان مانتے ہیں۔ فرشتوں کو مانتا ہوں مگر اس طرح نہیں مانتا جس طرح تمام مسلمان مانتے ہیں۔ مسیح ؑ کا نزول مانتا ہوں مگر اس طرح نہیں مانتا جس طرح دوسرے مسلمان مانتے ہیں تو بتاؤ کہ یہ ایمان ہے یا خدا اور رسول اور اس کی کتابوں کے ساتھ تمسخر ہے؟ لہٰذا مرزا جی کا نام مدعیان کذاب میں شمار کرو۔ نہ کہ بزرگ اولیاء امت میں ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

یاد رکھو! علم تصوف کے رو سے ''فناء فی اللہ'' ایک مقام ہے کہ سالک جب اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو پھر خداوند تعالیٰ کی صفات کا عکس اس میں ظہور کرتا ہے اور جس طرح خدا تعالیٰ کا تصرف اشیاء مخلوقہ پر ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کامل کا تصرف بھی ہوتا ہے اور یہی معیار ہے فناء فی اللہ کے مقام کی۔ مرزا جی نے سنے سنائے دعویٰ تو فنا فی اللہ کا کر دیا۔ مگر جب معیار پر پرکھے اور کسوٹی پر رگڑے گئے تو جھوٹے ثابت ہوئے کیونکہ ان کی تمام پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔ جو انھوں نے خود اپنی صداقت کا معیار مقرر کیں۔ مثلاً عبداللہ آتھم کا فوت ہونا۔ نکاح آسمانی کا ظہور میں آنا۔ داماد احمد بیگ کا فوت ہونا وغیرہ۔

منصور نے انا الحق کہا اور ان کے خون سے اور جلی ہوئی راکھ سے انا الحق کی آواز آئی بلکہ جب ان کی راکھ دریا میں ڈالی گئی تو دریا کا پانی بھی انا الحق پکارنے لگا۔ یہ کرامات جو منصور کے مردہ وجود سے ظاہر ہوئیں۔ مرزا قادیانی اور ان کے مرید مانتے ہیں؟ ایمان سے بتانا جہاں تک مجھے علم ہے مرزا جی اور ان کے مرید محالات عقلی اور خلاف قانون قدرت کو نہیں مانتے تھے اور اسی واسطے اصالتاً رفع و نزول عیسیٰؑ کے منکر ہیں۔

مرزا قادیانی چونکہ اس کوچہ سے ناواقف تھے۔ صرف نقلی طور پر ان کا زبانی دعویٰ تھا۔ اس واسطے اصول سے ہی عملی طور پر انکار کیا اور اپنی دہریت کا ثبوت دے کر حضرت خواجہ عالم خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کے معجزات سے انکار کر دیا بلکہ آنحضرت ﷺ کے معجزہ شق القمر اور سینکڑوں باقی معجزات اور دیگر انبیاءؑ کے۔ اور بالخصوص عیسیٰؑ کے معجزات سے صاف منکر ہو گئے۔ بھلا ایسے شخص کو مقام فنا فی اللہ سے کیا نسبت؟ یہ تو صاحب قال ہے اسی واسطے کرامات جو خلاف قانون قدرت ہوتی ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انکار ہے۔ آپ نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا نام خود لیا ہے۔ اب مجھ کو بھی حق ہے کہ پوچھوں کہ آپ ایمان سے بتائیں کہ آپ مانتے ہیں کہ جو کچھ اولیاء اللہ نے ان کی نسبت لکھا ہے درست ہے؟ مثلاً خدا کے مشرق اور مغرب کے ملکوں کا مالک میں ہی ہوں اور اگر میں چاہوں تو تمام لوگوں کو ایک لحظہ میں تباہ کر دوں۔ خدا کے کل ملک درحقیقت میری ملکیت اور ان کے اقطاب میرے حکم کی تابعداری کرنے والے ہیں۔ کیا آپ کا اعتقاد ہے کہ واقعی یہ اختیارات حضرت پیران پیر کو تھے اور حضرت جل وعلا نے اپنے خدائی اختیارات ان کو دے دیئے تھے۔ مرزا قادیانی تو اس کے سخت برخلاف ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کا مردے زندہ کرنا غلط ہے۔ جب کہا گیا کہ قرآن شریف میں ہے تو کہہ دیا کہ اس کا مطلب کوئی نہیں سمجھا۔ خدا تعالیٰ اپنی صفت کسی کو نہیں دیتا اور یہاں آپ حضرت پیران پیرؒ کو اختیار تھا۔ مان رہے ہیں۔ یہ صرف مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ یا آپ کا بھی ایمان ہے؟

اب آپ ہی فرمایئے کہ یہ کلمات سن کر اگر کسی عالم اسلام نے ان کی نسبت کچھ لکھا تو کیا برا کیا؟ اصل بات یہ ہے کہ ایسے کلمات ان کی نسبت مبالغہ کے رنگ میں ان کے بعد مریدوں نے لکھ دیئے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ ''پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند۔'' یعنی ''پیر نہیں اڑتے مرید ان کو اڑاتے ہیں۔'' سنو پیر صاحب کے مرید کیا کہتے ہیں؟ کہ ایک پیر صاحب کا مرید تھا۔ آپ نے اس کو دال روٹی کھانے کو دی اور خود مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے۔ اس مرید کی ماں جب آئی تو کہنے لگی کہ آپ مرغی کا گوشت کھاتے ہیں اور میرے بیٹے کو دال روٹی دی۔ آپ نے ہڈیاں مرغی کی جو آپ کے دسترخوان پر رکھی تھیں۔ ان پر ہاتھ مارا اور وہ مرغی اسی وقت زندہ ہو گئی۔ پھر پیر صاحب نے فرمایا کہ مائی ابھی تیرا لڑکا مرغی کھانے کے لائق نہیں۔ دیکھو بارہ برس کا غرق شدہ بیڑا آپ کی دعا سے نکل آیا۔ حضرت عزرائیلؑ سے آپ نے روحوں کی زنبیل چھین لی تھی۔ وغیرہ وغیرہ۔ بغرض اختصار اسی پر اکتفا کی جاتی ہے۔

صوفیائے کرام کے نزدیک انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک سکر کی ایک صحو کی۔ سکر کی باتیں جب صحو کی حالت میں ردی کر دی جاتی ہیں تو پھر ان پر تو کوئی اعتراض نہیں رہتا مگر مرزا قادیانی تو ایک سطر کفر کی کہہ کر دس صفحے اس کفر کے ثابت کرنے کے واسطے لکھ مارتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنا کشف شائع کیا جس کی اصل عبارت یہ ہے۔ ''میں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میں اس حال میں کہہ رہا تھا۔ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا۔ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ. پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔''

(کتاب البریہ ص ۷۹ خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۳)

ظاہر ہے کہ یہ کشف شیطانی تھا کیونکہ عاجز انسان نہ خدا بن سکتا ہے اور نہ خالق زمین و آسمان و انسان ہو سکتا ہے۔ مگر مرزا قادیانی اگر اولیاء اللہ کے زمرہ سے ہوتے تو حسب فرمان محمد رسول اللہ ﷺ، اس کا رد کرتے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے **عن جابر رضی اللّٰہ عنہ جاء رجل النبی ﷺ فقال رایت فی المنام کأن راسی قطع قال فضحک النبی ﷺ وقال اذا لعب الشیطان یا حدکم فی منامہ فلا یحدث بہ الناس.** (رواہ مسلم ج ۲ ص ۲۴۳ کتاب الرویاء) یعنی روایت ہے حضرت جابرؓ سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی ﷺ کے۔ پس کہا کہ دیکھا میں نے خواب میں کہ گویا سر میرا کاٹا گیا ہے۔ کہا جابر نے پس ہنسے نبی ﷺ اور فرمایا۔ جس وقت کھیلے شیطان ساتھ ایک تمھارے کے خواب اس کی میں۔ پس نہ بیان کرے اس کو رو برو لوگوں کے نقل کیا یہ مسلم میں۔'' مرزا قادیانی بجائے رد کرنے کے الٹا اپنا خدا ہونا ثابت کرتے ہیں۔

اولیاء امت میں سے بھی ایک شخص کشف دیکھتا ہے اور وہ کیا کرتا ہے؟

مولانا جامیؒ نفحات الانس میں ابو محمد خفافؒ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ ایک جگہ شیراز کے مشائخ کا مجمع تھا۔ جس میں ابو محمد خفاف بھی تھے۔ گفتگو مشاہدہ کے باب میں ہوئی۔ ہر ایک نے اپنی اپنی معلومات بیان کیں۔ ابو محمد خفاف سنتے رہے اور اپنی تحقیق کچھ بیان نہ کی۔ موٴل حصاصؒ نے کہا کہ آپ بھی کچھ بیان فرمائیں۔ انھوں نے کہا یہ تحقیقات کافی ہے۔ موٴلؒ نے اصرار کیا اس پر ابو محمد خفافؒ بولے کہ یہ جس قدر گفتگو تھی۔ حد علم میں تھی۔ حقیقت مشاہدہ کی کچھ اور ہے اور وہ یہ ہے کہ حجاب منکشف ہو کر معائنہ ہو جائے۔ سب نے کہا کہ یہ آپ کو کیونکر معلوم ہوا؟ کہا میں ایک بار تبوک میں نہایت مشقت اور فاقہ کی حالت میں مناجات میں مشغول تھا کہ یکا یک حجاب اٹھ گیا۔ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر جلوہ افروز ہے میں دیکھتے ہی بیہوش ہو گیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"یا مولا فی ماھذا مکانی وموضعی" یہ سن کر سب خاموش ہو گئے۔ مولؒ نے ان سے کہا کہ چلیے ایک بزرگ کی ملاقات کر آئیں اور ابن سعد ان محدث کے ہاں ان کو لے گئے وہ نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آئے۔ مولؒ نے ان سے کہا کہ اے شیخ جو روایت آپ نے بیان کی تھی کہ قال النبیﷺ ان الشیطان عرشا بین السماء والارض اذا اراد لعبد فتنکشف له عنه. یعنی رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ آسمان اور زمین کے درمیان میں شیطان کا تخت ہے۔ جب خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے کہ کسی بندہ کو فتنہ میں ڈالے یعنی گمراہ کرے شیطان اس پر منکشف ہو جاتا ہے ابو محمد خفاف روتے ہوئے اٹھے اور کئی روز غائب رہے۔ مولؒ کہتے ہیں جب میری ان سے ملاقات ہوئی میں نے پوچھا اتنے روز تک کہاں رہے۔ کہا کہ اس کشف و مشاہدہ کے وقت سے جتنی نمازیں پڑھی تھیں۔ سب کی قضاء کی اس لیے کہ وہ سب شیطان کی پرستش تھی۔ پھر کہا کہ اب اس کی ضرورت ہے کہ جس جگہ اس کو دیکھ کر سجدہ کیا تھا۔ وہیں جا کر اس پر لعنت کروں۔

(انتہی افادۃ الافہام حصہ اوّل ص ۱۵۷)

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کے مقابل مرزا جی کیا فرماتے ہیں؟ ذرا غور کیجئے کہ رایتنی فی المنام عین اللّٰه وتیقنت انني هوا. یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ خزائن ج ۵ ص ۵۶۴)

میر مدثر شاہ صاحب..... جواب دیں کہ یہ اولیاء اللہ کا کام ہے کہ شیطانی کشف دیکھیں۔ جس میں عاجز انسان کا خدا ہونا دکھایا گیا اور پھر یقین کریں کہ حقیقت میں خدا تھا۔ پھر خدا کی صفات بھی اپنے میں ثابت کرنے کے لیے خالق زمین و آسمان اور انسان کے پیدا کرنے والے اپنے آپ کو یقین کریں اور قرآن و حدیث کی تکذیب کریں۔ آپ ایمان سے بتائیں کہ کون اولیا اللہ ہے؟ وہ جس نے حدیث رسول اللہﷺ کا نام سنا اور سر تسلیم خم نہ کیا اور اپنے شیطانی کشف سے توبہ کی اور نمازیں بھی قضا کیں اور ایسے کشف سے جو خدا بن کر نظر آیا۔ اس شیطانی خدا پر لعنت کی اور آپ کے نزدیک کون مومن فنا فی الرسول کے دعویٰ میں سچا ہے۔ کیا مرزا قادیانی فنا فی الرسول کے دعویٰ میں سچے ہو سکتے ہیں؟ جو رسول اللہﷺ کی حدیث کو اپنے کشف و الہام کے مقابلہ میں ردی کر دیں؟ ہرگز نہیں۔ اگر آپ کہیں کہ مرزا قادیانی نے کہاں لکھا ہے تو دیکھو ذیل کی عبارت

"ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کی معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی پھینک دیتے ہیں۔"

(اعجاز احمدی ص ۳۰ و ۳۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر لکھتے ہیں کہ "خدا نے مجھے اطلاع دے دی کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلود یا سرے سے موضوع ہیں اور یہ شخص حَکم ہو کر آیا ہے۔ اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔

(دیکھو ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۰ خزائن ج ۱۷ ص ۵۱)

"اب خدا تعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا ہے اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔" الخ

(اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص ۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

اب میر مدثر شاہ صاحب! فرمائیں کہ کسی نے اولیائے امت میں سے بھی ایسا غرور اور تکبر و تعلی نفس کر کے حضرت خلاصہ موجودات محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین کو معزول کیا ہے؟ کہ اب نہ قرآن پر عمل کرنے سے نجات ہے اور نہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنے سے نجات ملتی ہے۔ اب نجات کا مدار صرف مرزا قادیانی کی بیعت اور وحی اور تعلیم شرک و کفر پر رہ گیا ہے؟ مرزا قادیانی کی اس عبارت کے ساتھ ان کی دوسری عبارت ملا کر پڑھو اور دیانت و امانت سے بتاؤ کہ کس قدر جھوٹا ہے وہ شخص جو مسلمانوں کو دھوکا دینے کے واسطے لکھتا ہے ۔

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفٰے مارا امام و مقتدا

(درثمین فارسی ص ۱۱۴)

یعنی خدا کے فضل سے ہم مسلمان ہیں اور حضرت محمد مصطفٰے ﷺ ہمارا امام اور پیشوا ہے کیا غلام کا منصب ہے کہ اپنے الہامات کے مقابل اپنے آقا نامدار کی وحی کو ردی قرار دے اور نجات کا ٹھیکیدار خود بن بیٹھے اور آقا کو معزول کر دے اور کہے کہ جناب اب نجات آپ کی وحی یعنی قرآن پر نہیں ہے یہ منصب آپ کے طفیل اب مجھ کو حاصل ہو گیا ہے مگر دوسری طرف دروغ گو خود ہی لکھتا ہے۔ "نوع انسان کے لیے اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لیے کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفٰے ﷺ الخ۔" (کشتی نوح ص ۱۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳)

اب بتاؤ۔ مرزا قادیانی کی کونسی تحریر درست ہے اور کون سی غلط ہے یا دونوں ہی غلط ہیں؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر ان سب تحریروں کے برخلاف لکھتے ہیں کہ مجھ کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ یعنی اے مرزا تو ان تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہو کر تم سب کی طرف آیا ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۵۲) کس قدر ظلم عظیم ہے کہ آپ لکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو اولیاء اللہ امت میں سے سمجھو۔ حالانکہ بقول خود وہ رسول اللہ ہو کر آئے ہیں اور اپنی وحی الہام کے مقابل قرآن شریف اور حدیث رسول اللہ ﷺ کو ردی قرار دیتے ہیں کیونکہ اب ان پر عمل کرنے سے نجات نہیں ملتی۔ اگر آپ کو معلوم نہیں تو ہم بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی کس کے پیرو ہیں اور کس گروہ سے ہیں۔ شاید آپ کو خدا تعالیٰ راہ ہدایت دیکھا دے۔ وہ شخص سید محمد مہدی جونپوری ہے جس کے اقوال و افعال کی نقل مرزا قادیانی نے کی ہے۔ یہ اسی کی ایجاد ہے کہ میں ''امتی نبی ہوں اور یہ غرور اور تکبر کے الہامات اور تحریریں پہلے اس کی ایجاد ہیں اور مرزا قادیانی اس کے نقال ہیں۔ دیکھو ذیل کی تحریرات۔

(۱) شیخ مہاجر نے مردے کو زندہ کیا۔ مہدی نے اس کو مقام مہتر عیسیٰؑ فرمایا۔

(شواہد الولایت باب ۸ ہدیہ مہدویہ)

(۲) مہدی نے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے بندے کے وصف پیغمبروں سے بیان فرمائے ہیں۔ اس لیے اکثر پیغمبروں کو تمنا تھی کہ بندہ کی صحبت میں پہنچیں۔

(۳) اکثر انبیاء اور مرسلین اولوالعزم دعا مانگتے تھے کہ بار خدایا ہم کو امت محمدی میں کر کے مہدی کے گروہ میں داخل کر دے اور ان میں سے مہتر عیسیٰ کی دعا قبول ہوئی۔

(۴) حاجی محمد فرہی نے پوچھا کہ میرا جیو خدام تو آئے حضرت عیسیٰؑ کب آئیں گے۔ میراں نے ہاتھ پیچھے کر کے کہا کہ بندے کے پیچھے آئیں گے۔ فوراً حاجی محمد کو مقام عیسیٰ روح اللہ کا حاصل ہو گیا۔ میرا کی زندگی بھر تو چپ رہا۔ بعد مرنے کے سندھ میں دعویٰ نبوت عیسویت کیا۔

میر مدثر شاہ صاحب! فرمائیں کہ مہدی اور عیسیٰ تو آ چکے مرزا قادیانی نے ان کو کیوں نہ مانا؟ اور ایک مصلح کو جھٹلا کر اس کی دشمنی سے کافروں میں سے ہوئے اور آپ مرزا قادیانی کے مرید ہیں۔ لہٰذا منکرین میں سے ہیں۔ کیا مہدی محمد سچا مہدی تھا؟ اگر سچا تھا تو مرزا قادیانی نے اور ان کے بزرگوں نے کیوں نہ مانا اور مومنوں میں شامل کیوں نہ ہوئے؟ اور اگر وہ جھوٹا تھا تو مرزا قادیانی اس کی نقل کر کے کیونکر سچے ہو سکتے ہیں؟

(۵) میراں نے کہا کہ حق تعالیٰ نے ارواح اولین و آخرین کے حاضر کر کے فرمایا کہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے سید محمد ان سب ارواح کا پیشوا بننا قبول کر۔ پہلے میں اپنی عاجزی پر خیال کر کے عذر کیا۔ پھر عنایت خدا تعالیٰ پر کہ میرے حال پر ہے نظر کر کے کہا۔ اگر سو حصہ اس سے زیادہ ہوں تو بھی قبول کیا۔

(۶) ''درمیان بندہ و محمد ﷺ کے فرق کرنے والے کو زیاں ہے۔'' (یعنی محمد مصطفےٰ ﷺ اور سید محمد جونپوری مہدی برابر ہیں) جو ہر نامہ میں لکھا ہے دوہرہ۔

نبی مہدی یکذات جانو برابر اجتہاد عقلی سوں پاک
ظاہر باطن تابع حق مانو کل ادراک

(۷) میراں نے کہا کہ بعد دعوت خاتمین کے نام انبیاء اور اولیاء ختم ہو گیا۔ لیکن مقامات اور درجہ انبیاء اور اولیاء بندے کے گروہ میں قیامت تک جاری ہے۔

(۸) میراں نے کہا کہ اگر بندہ اور محمد مصطفےٰ اور ابراہیم ایک زمانہ میں ہوتے تو کوئی ہرگز فرق نہ کر سکتا۔

(۹) مہدویت اور نبوت میں نام کا فرق ہے اور کام اور مقصود ایک ہی ہے۔

(شواہد الولایت باب ۱۳)

(۱۰) سیّد محمد جونپوری نے کہا۔ ''ایسی پے در پے تجلی الوہیت کی ہوتی ہے کہ اگر ان دریاؤں سے ایک قطرہ کسی ولی کامل یا نبی مرسل کو دیا جائے تو تمام عمر ہوش میں نہ آئے۔

(۱۱) سیّد محمد جونپوری نے کہا کہ بندے پاس صحیح ہوتی ہے۔ کسی نے پوچھا میراں جی تصحیح کس کو کہتے ہیں۔ میراں نے کہا تمام ارواح اولوالعزم اور رسولوں اور انبیاء اور اولیاء بلند مرتبہ اور تمام مومنین و مومنات کے آدم سے اس دم تک سب بندے کے حضور میں عرض کیے جاتے ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ یہ حضرات اپنی خدمات پیغمبری ادا کر کے اپنے مقامات کو پہنچے۔ اب ان کی ارواح کی تصحیح سے کیا فائدہ؟

جواب دیا کہ حق تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ جس خزانہ سے تم نے نور حاصل کیا تھا۔ پھر اس محل سے مقابلہ کر کے تصحیح کرو اور یہ بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص یہاں مقبول ہوا وہ خدا کے پاس بھی مقبول ہوا اور جو یہاں سے مردود ہوا وہ عنداللہ بھی مردود ہوا ہے۔

(۱۲) ایک روز بعد نماز فجر کے سب بھائی صف بستہ بیٹھے تھے شاہ دلاور نے کہا کہ دیکھو یہ وہ لوگ ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ہے هُمْ اِخْوَانِیْ بِمَنْزِلَتِیْ یعنی وہ بھائی میرے ہم مرتبہ ہیں اور ایک روز بندہ کو دکھلا کر کہا کہ یہ بمقام مرسلین کے ہیں اور کہا کہ مرسل اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو کہتے ہیں کہ مہتر جبرائیل اس پر وحی لائیں اور ایک روز کہا کہ یہ سب بھائی جو بیٹھے ہیں ھُمْ اِخْوَانِیْ بِمَنْزِلَتِیْ کا مقام رکھتے ہیں۔ یعنی برابر حضرت رسالت پناہ کے ہیں۔ مگر چار شخص اس سے بھی بڑھ کر مقام رکھتے ہیں۔ اس سے پوچھا وہ چار کون ہیں۔ کہا تم اور بھائی عبدالمجید اور میاں عبدالمالک اور قاضی عبداللہ۔ العیاذ باللہ الخ۔

(۱۳) میراں جی ایک روز میاں نعمت کے سامنے بولے کہ انا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ نعمت نے پوچھا کہ تم ذات اللہ ہو؟ بولے کہ بندہ بندہ ہے لیکن ذات اللہ رب العالمین ہے۔ جب دوسری بار پوچھا تو بولے کہ بندہ بندہ ہے لیکن ذات اللہ ہے۔ تیسری بار میں جواب دیا کہ بندہ بندہ ہے لیکن ذات اللہ ہے۔ بعد اس کے ایک ساعت آنکھیں بند کر کے کھڑے رہے۔ پھر اللہ جی بول کر ملکاں کے گھر گھس گئے۔

(۱۴) سید محمد جونپوری نے کہا کہ ''میں نہ کسی سے جنا گیا اور نہ میں نے کسی کو جنا۔

(دیکھو ہدیہ مہدویہ)

(۱۵) سید محمد جونپوری مہدی موعود ہیں۔ (ہدیہ مہدویہ ص ۴)

(۱۶) تصدیق مہدویت سید محمد جونپوری کی فرض ہے اور ان کی مہدویت کا انکار کفر ہے۔ جس قدر دنیا کے مسلمان ہیں سب بہ سبب انکار مہدی کے کافر مطلق ہیں۔

(۱۷) مہدی جونپوری اگرچہ داخل امت محمدیہ ہیں۔ لیکن افضل ہیں صحابہ کرامؓ سے۔

(۱۸) سید محمد جونپوری سوائے محمد ﷺ کے افضل ہیں حضرات ابراہیم و موسیٰ ؑ و عیسیٰ ؑ و نوح ؑ و آدمؑ اور تمام انبیاءؑ اور مرسلین سے۔''

(۱۹) سید محمد جونپوری اگرچہ تابع ہیں۔ محمد ﷺ کے۔ لیکن مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کے برابر ہیں۔

(۲۰) تفاسیر قرآن شریف اور احادیث نبوی اگرچہ روایات صحیحہ سے مروی ہوں اگر افعال و اقوال مہدی کے موافق نہ ہوں تو ردی ہیں۔

(۲۱) قول مہدی کا واجب التصدیق ہے۔ خواہ عقل و نقل کے مخالف ہو۔

(۲۲) شیخ جونپوری اور محمد ﷺ پورے مسلمان ہیں۔ سوا ان کے تمام انبیاء و مرسلین ناقص الاسلام ہیں۔ یعنی حضرات موسیٰ و عیسیٰ و نوح و آدم وغیرہم۔

(۲۳) جب تک آدمی بچشم سر یا بچشم دل یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے مومن نہیں ہے۔

(۲۴) تین پہر کے ذکر کرنے والا منافق ہے اور چار پہر ذکر کرنے والا مشرک ہے اور چار پہر کے ذکر کرنے والا ناقص مومن ہے اور آٹھ پہر کے ذکر کرنے والا کامل مومن ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۲۵) اشیائے دنیوی اگر حلال اور مباح ہوں۔ ان کے مشغول ہونے والا کافر ہے۔
(۲۶) ہجرت یعنی ترک وطن کرنا فرض ہے جو شخص ہجرت وصحبت بجا نہ لائے وہ منافق ہے۔
(۲۷) شیخ جونپوری کو نبی بلکہ رسول صاحب شریعت جانتے ہیں۔
(۲۸) مہدی موعود تابع تام ہیں بے خطا نبی ﷺ کے بلکہ معصوم عن الخطا ہیں۔
(۲۹) کسی مجتہد یا مفسر کا قول موافق حکم مہدی کے نہ ہو تو وہ قول غلط ہے۔
(۳۰) مہدی نے فرمایا ہے کہ جو حکم بیان کرتا ہوں میں خدا کی طرف سے بامر خدا بیان کرتا ہوں جو ان احکام میں سے ایک حرف کا منکر ہوگا۔ عنداللہ ماخوذ ہوگا۔
(۳۱) شیخ جونپوری بعد منصب نبوت و رسالت کے صفات الوہیت میں۔ اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں۔
(۳۲) عالم میں چند چیزیں ایسی موجود ہیں کہ مخلوق خدا نہیں ہیں۔
(۳۳) دربار نبوت میں ایک صدیق تھے۔ تو یہاں دو ہیں۔ سید محمود و اخوند میر اگر وہاں خلفائے راشدین چار تھے تو یہاں پانچ ہیں۔ سید محمودؑ اخوند میرؑ میاں نعمتؑ میاں نظام الدین اور میاں دلاورؑ اگر عشر مبشرہ تھے تو یہاں بارہ ہیں نواسہ مہدی کو حسین ولایت کہتے ہیں۔ ان کے ساتھ لڑکپن میں خدا ہمیشہ کھیلا کرتا تھا اور ان کی ماں فاطمہ ولایت ہیں اور جوروان مہدی کی ازواج مطہرات و امہات المومنین' حسین ولایت ہونے کی دلیل چونکہ بہت نفیس ہے لہٰذا نقل کی جاتی ہے۔ تذکرۃ الصالحین میں مذکور ہے کہ ایک روز یہ بزرگ بعد نماز تہجد کے جائے نماز پر بیٹھے تھے کہ روح یزید کی بصورت کتے کے داخل ہوئی۔ میاں مذکور نے اس کو اپنے ہاتھ سے اس کو ہانکا۔ اس نے ان کے ہاتھ کو ایسا زخمی کیا کہ اس کی درد سے بعد ۴۵ روز کے پندرھویں محرم کو انتقال کیا۔ اسواسطے وہ حسین ولایت ہوئے۔
(۳۴) سید محمد مہدیؑ فرمودہ امت۔ ہر حکمے کہ بیان میکنم از خدا و امر خدا بیان میکنم ہر کہ ازیں حکام یک حرف را منکر شود او عند اللہ ماخوذ گردد۔ (ہدیہ مہدویہ ص ۱۵)
(۳۵) مہدی نے شاہ بہک سے کہا کیا پرانے خدا پر مقید ہو گئے ہو۔ آگے بڑھو۔ اور یہ شعر پڑھی ؎

بیزارم ازاں کہنہ خدائے کہ تود اری
ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگر است

(بحوالہ شواہد الولایت ص ۲۶۵ ہدیہ)

(۳۶) شیخ جونپوری کے اصحاب کا اتفاق ہے کہ محمد اور مہدیؑ یکذات ہیں۔

(ص ۲۶۷ ہدیہ مہدویہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳۷) میاں اخوند میر نے کہا کہ تمام عالم میں دو مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ ایک محمد رسول اللہ دوسرے میراں محمد جونپوری۔ (ہدیہ ص ۷ بحوالہ انصاف نامہ)

(۳۸) مہدویت اور نبوت میں صرف نام کا فرق ہے۔ مگر کام اور مقصود ایک ہے۔

(شواہد ولایت باب تیراں ہدیہ ص ۱۲)

(۳۹) اوّل بارہ برس امر الٰہی ہوتا رہا اور میراں وسوسہ نفس شیطان سمجھ کر مانتے رہے اور بعد بارہ برس کے خطاب باعتاب ہوا کہ قضاء الٰہی جاری ہو چکی ہے اگر قبول کرے گا ماجور ہوگا۔ ورنہ مہجور ہوگا۔ (مطلع الولایت ہدیہ ص ۱۳)

(۴۰) شیخ نے دعویٰ کیا مِنَ اتَّبَعَنِیْ فَھُوَ مُؤْمِنٌ. یعنی جس نے میری تابعداری کی وہ ہی مومن ہے۔ (الخ ص ۲۵ ہدیہ)

اب ہم ان چالیس تحریروں کے مقابل مرزا قادیانی کی تحریریں و الہامات لکھتے ہیں تا کہ مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ مرزا قادیانی نے شیخ جونپوری مہدی کی نقل کی ہے مگر ثبوت مہدویت میں شیخ جونپوری سے بہت ناقص ہے کیونکہ جو جو صفات و خصوصیات مہدیؑ کی حضرت خلاصہ موجودات محمد مصطفےٰ ﷺ نے حدیثوں میں فرمائے وہ اکثر شیخ جونپوری میں بقول ان کے پائی جاتی ہیں اور مرزا قادیانی میں کوئی صفت و علامت نہیں پائی جاتی۔ ہم ذیل میں نمبروار درج کرتے ہیں۔

(۱) شیخ نے ایک مردہ زندہ کرنے پر اپنے ایک مرید کو مثیل عیسیٰ کہا۔ مرزا قادیانی نے ایک بیمار قریب المرگ کو اچھا نہ کیا۔ بلکہ حضرت عیسیٰؑ کے معجزات سے بھی انکار ہے کہ انھوں نے مردے زندہ کیے حالانکہ قرآن شریف اس کی تصدیق فرماتا ہے۔ دیکھو تُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِیْ یعنی حضرت عیسیٰؑ علاوہ دیگر معجزات کے مردہ بھی زندہ کر دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ مفسرین کا اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردے زندہ کیے لیکن چونکہ مرزا قادیانی خود روحانی طاقت سے بے بہرہ تھے۔ اس لیے ایسی بعید تاویل کی ہے کہ مومن کتاب اللہ کی شان سے بعید ہے۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ ''جو شخص مر گیا پھر دنیا میں ہرگز نہیں آئے گا۔'' (ازالہ ص ۶۶۵ خزائن ج ۳ ص ۴۵۹)

گویا مرزا قادیانی کا یہ مطلب ہے کہ نعوذ باللہ قرآن شریف میں جو مسیح کے معجزات درج ہیں غلط ہیں اور مرزا قادیانی کا دعویٰ ایمان اس پر یعنی قرآن شریف پر غلط ہے مگر اس سے مرزا قادیانی کا دروغ ثابت ہوتا ہے جس میں لکھتے ہیں کہ ہم تمام معجزات پر ایمان رکھتے ہیں۔ جن کا ذکر قرآن میں ہے۔ مرزا قادیانی نے دعویٰ تو مثیل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عیسیٰ ہونے کا کر دیا مگر اعجاز نمائی کے وقت بجائے معجزہ دکھانے کے قرآن سے بھی انکار کر دیا۔ ''حضرت عزیر کا زندہ ہونا عارضی طور پر مانتے ہیں۔''

(دیکھو ازالہ اوہام ص ۳۶۵ خزائن ج ۳ ص ۲۸۷)

(۲) خدا تعالیٰ نے مہدی میں پیغمبروں کے اوصاف بیان کیے۔ یہی مرزا قادیانی کہتے ہیں ؎

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داداں جام را مرا بتمام

(درثمین فارسی ص ۱۷۱)

یعنی ہر ایک نبی کو جو جام نبوت دیا گیا ہے وہ تمام مجھ اکیلے کو دیا گیا ہے ؎

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بہ عرفاں نہ کمترم ز کسے

یعنی اگرچہ بہت نبی گزرے ہیں۔ مگر میں کسی سے عرفان میں کم نہیں ہوں۔''

(درثمین فارسی ۱۷۲)

مرزا قادیانی کا الہام ہے۔ جَرِی اللّٰہ فِیْ حلل الانبیاء. (تذکرہ ص ۷۹)

(۳) اکثر مرسلین دعا مانگتے تھے کہ ہم کو مہدی کے ساتھ نصرت دین اسلام کریں گے۔ عیسیٰ کی دعا قبول ہوئی کہ وہ نازل ہو کر مہدی کے ساتھ نصرت دین اسلام کریں گے۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ مہدی اور عیسیٰ ایک ہی ہے اور تمام امت محمدیہ کے برخلاف کہتے ہیں کہ مسیح اور مہدی ایک ہی ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ بخاری کی حدیث صاف صاف بتا رہی ہے کہ مسیح آسمان سے نازل ہوگا اور امام مہدی امت میں سے ہو گا۔ وہ حدیث یہ ہے۔ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ. کیا ہو گا حال تمہارا جس وقت اتریں گے عیسیٰ بیٹے مریم کے درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سے ہو گا۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰)

مرزا قادیانی اس حدیث کے معنی غلط کر کے اپنی رائے تمام امت کے برخلاف ظاہر کرتے ہیں کہ مسیح اور مہدی ایک ہی شخص ہے اور وہ میں ہوں پس یہ ایک اصولی بحث ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی شخص نہیں ہے تو مرزا جی کے تمام دعاوی جھوٹے ہیں۔ لہٰذا ہم اناجیل سے اور احادیث اور اقوال بزرگان دین، سلف و خلف سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ مسیح الگ ہے۔ مسیح نبی و رسول ہے اور مہدی نبی اور رسول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں۔ اوّل انجیل سے اس امر کا ثبوت کہ نازل ہونے والا مسیح ابن مریم نبی ناصری ہے۔

(۱) یہی یسوع جو تمھارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ اسی طرح تم نے آسمان پر جاتے دیکھا۔ پھر آئے گا۔ (اعمال باب ۱ آیت ۱۲)

(۲) قرآن کی تصدیق کہ مسیح آسمان سے نازل ہو گا۔ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ. (دیکھو تفسیر ابن کثیر بحاشیہ فتح البیان مطبوعہ مصر جلد ۲ ص ۲۲۹) نجاه مِنْ بينهم و رفعه من روزنته ذلک البيت الى السمآء وبقا حياته فى السماء وانه سينزل الى الارض قبل يوم القيامة (جلد ۲ ص ۲۳۳) یعنی نجات دی اللہ تعالیٰ نے عیسیٰؑ کو ان سے یعنی یہودیوں سے اور اٹھا لیا اس کو اس گھر کی کھڑکی سے آسمان کی طرف اور زندہ رکھا ہوا ہے۔ اس کو آسمان میں اور تحقیق وہ ہی نازل ہونے والا ہے طرف زمین کی قیامت کے نزدیک۔ (تفسیر بیضاوی جلد ۲ ص ۸۳) روى ان عيسىٰؑ ينزل من السمآء حين يخرج الدجال فيهلكم یعنی حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے جبکہ دجال نکلے گا اور وہ اس کو قتل کریں گے۔

(۳) حدیثوں سے ثبوت، کہ آنے والا مسیح الگ ہے اور مہدی مسلمانوں کا امام الگ ہے۔ عن على قال قلت يا رسول الله من ال محمد المهدى ام من غيرنا فقال لابل منا يختتم الله به الدين كما فتح بنا الحديث. روایت ہے نعیم بن حماد سے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ﷺ مہدی ہم اہلبیت سے ہے یا ہمارے غیر سے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں بلکہ ہم میں سے ہے۔ ختم کرے گا اللہ تعالیٰ بہ سبب اس کے دین کو۔ جیسا کہ شروع کیا بہ سبب ہمارے۔ (دیکھو ہدیہ مہدویہ ص ۱۲۶)

اس حدیث سے ثابت ہے کہ مہدی سید آل رسول سے ہو گا۔ نہ کہ مغل چنگیز خان کی اولاد سے۔

دوسری حدیث۔ كيف تهلك امة انا فى اولها و عيسىٰ فى آخرها والمهدى من اهل البيتى فى وسطها. یعنی کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے وہ امت جس کے اوّل میں ہوں اور حضرت عیسیٰ اس کے اخیر ہے اور مہدی جو کہ میرے اہلبیت سے ہو گا۔ اس کے درمیان ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۸۳ ہدیہ مہدویہ ص ۲۵۴)

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں جو کشف و الہام کے امام ہیں۔ اِنَّهٗ لَا خِلَافَ ينزل فى اخر الزمان. یعنی اس میں کسی کو خلاف نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ آخر زمانہ میں اتریں گے۔ (فتوحات مکیہ باب ۷۳) اور یہ عین حدیث کے مطابق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے۔ عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم و امامکم. (رواہ البیہقی فی کتاب الاسماء والصفات ص ۴۲۴ باب قول اللہ یعیسیٰ) ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے کیا حالت ہو گی تمہاری جب ابن مریم عیسیٰؑ تم میں آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام مہدیؑ بھی تم میں موجود ہو گا۔

جب ثابت ہے کتب سماوی و احادیث محمدی سے کہ مسیح اور مہدی الگ الگ ہیں تو مرزا قادیانی نہ سچے ہیں اور نہ مہدی۔ مرزا قادیانی سے سید محمد جونپوری کا دعویٰ قوی ہے۔ کیونکہ وہ سید تھا۔ اور اس کا نام بھی حدیث کے مطابق محمد تھا۔ اس لیے اس نے بیعت بھی جا کر ملک عرب میں لی تھی اور کامیاب بھی ایسا ہوا کہ اس زمانہ میں جبکہ نہ ڈاک نہ ریل نہ تار نہ اسباب اشاعت تھے۔ اس میں اسکے مرید ہندوستان اور پنجاب سے تجاوز کر کے خراسان تک پہنچ گئے تھے۔ اس کے مقابل مرزا قادیانی کی ایک بات بھی حقیقی نہیں۔ کل بناوٹی اور مجازی و استعاری ہے۔ پس یہ ہرگز سچے مہدی نہیں ہو سکتے اور چونکہ ان کے نزدیک مہدی و مسیح ایک ہی شخص ہے تو مسیح بھی آ چکا۔ ہر حال میں مرزا قادیانی جھوٹے ہیں۔ کیونکہ اقرار کر چکے ہیں کہ اگر مہدی اور مسیح کے کام مجھ سے نہ ہوں اور مر جاؤں تو سب گواہ رہیں کہ جھوٹا ہوں۔ (دیکھو اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

(۴) حاجی محمد فرائنی نے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ کب آئیں گے۔ میراں نے پیچھے ہاتھ کر کے کہا کہ میرے بعد آئیں گے۔ چنانچہ حاجی محمد نے دعویٰ عیسویت میران کی وفات کے بعد کیا۔ پس جب مہدی اور مسیح آ چکے تو پھر مرزا قادیانی کس طرح سچے مسیح و مہدی ہو سکتے ہیں۔ اگر کہو کہ وہ جھوٹے تھے اور مرزا قادیانی سچے ہیں تو کوئی دلیل لاؤ۔ دعویٰ بلادلیل کبھی تسلیم نہیں ہو سکتا۔ جب سید محمد کا دعویٰ حدیثوں کے مطابق تھا۔ یعنی اس کا نام بھی محمد تھا۔ اور آل رسول میں سے بھی تھا اور مکہ و مدینہ کے درمیان مقام و رکن میں حسب فرمان حضرت خلاصہ موجودات محمد مصطفےٰ ﷺ اس نے بیعت بھی لی۔ وہ سچا مہدی نہ مانا گیا تو مرزا قادیانی جن کی ایک بات بھی سچی نہیں۔ نہ ذات کے سید نہ نام محمدؐ نہ ملک عرب دیکھا نہ وہاں گئے اور نہ وہاں بیعت لی۔ گھر بیٹھے مہدی بن گئے۔ کیونکر سچے ہو سکتے ہیں؟

جب میر مدثر شاہ کے نزدیک ہر ایک مدعی کی تکذیب کرنی اور مصلح کو نہ ماننا اور اس کی دشمنی کفر ہے تو پھر مرزا قادیانی اور ان کے بزرگ بھی بہ سبب انکار ایک مصلح کے کافر ٹھہرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۵) میراں نے کہا کہ مجھ کو سب انبیاءؑ کا پیشوا بنایا گیا الخ۔ مرزا قادیانی بھی فرماتے ہیں۔ ''آسمان سے کئی تخت اترے۔ پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔''

(حقیقت الوحی ص ۸۹ خزائن ج ۲۲ ص ۹۲)

اگرچہ مرزا قادیانی کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا مگر وہ مرتبہ مرزا قادیانی کو حاصل نہیں ہوا۔ تمام انبیاءؑ کے ارواح کو حکم ہوتا ہے کہ جس دریا سے تم نے نور حاصل کیا ہے۔ اس سے مقابلہ کرو۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحریر جونپوری مہدی کی ان کی نظر سے نہ گزری تھی۔

(۶) ''درمیان محمد و بندہ کے فرق کرنے والے کو زیان ہے۔ الخ۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ لیس فی جبتی الا انوار ہ یعنی میرے وجود میں محمد ﷺ کے نور کے سوا کچھ نہیں۔

(حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۱۷ خزائن ج ۲۲ ص ۶۳۷)

درثمین ص ۱۷۲ میں لکھتے ہیں۔

وارث مصطفےٰ شدم بہ یقین
شدہ رنگین برنگ یار حسین

(۷) نبوت جاری ہے۔ مرزا قادیانی پہلے تو ختم نبوت کے معتقد تھے مگر ۱۹۰۱ء کے بعد نبوت و رسالت کے مدعی ہوئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ کی مطابعت تامہ سے نبوت کا درجہ مل سکتا ہے۔ (کمامر)

(۸) سیّد محمد جونپوری و ابراہیمؑ و موسیٰؑ برابر ہیں الخ۔ مرزا قادیانی بھی یہی کہتے ہیں بلکہ اپنی فضیلت تمام انبیاء پر ظاہر کرتے ہیں۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بہ عرفاں نہ کمترم ز کسے

(درثمین ص ۱۷۲)

(۹) نبوت و مہدویت میں صرف نام کا فرق ہے الخ۔ مرزا قادیانی بھی ضرورۃ الامام میں لکھتے ہیں کہ نبی و رسول و امام زمان سب کا مفہوم ایک ہی ہے اور میں امام الزمان ہوں۔

(ضرورۃ الامام ص ۲۳ خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۵)

(۱۰) اس قدر تجلی الوہیت ہوتی ہے کہ اگر ان دریاؤں کا ایک قطرہ مرسلوں کو دیا جائے تو ہمیشہ بیہوش رہیں۔ الخ۔ مرزا قادیانی اس مرتبہ پر نہیں پہنچے تھے۔ رات دن تصنیفات میں مشغول رہتے تھے۔ مگر زبانی دعویٰ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں فنا ہو کر عین اللہ ہو گیا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی روح مجھ پر محیط ہو گئی ہے اور میرے جسم پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا۔ یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا۔ الخ
(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

(۱۱) تصحیح کا ہونا۔ الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ مجھے الہام ہوا اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ۔
(حقیقت الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

(۱۲) شاہ دلاور نے کہا کہ سب مہدوی مرتبہ میں محمد ﷺ کے برابر ہیں۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ اب میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو مدار نجات ٹھہرا گیا ہے۔
(اربعین ۴ ص ۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

(۱۳) اَنَا رَبُّ الْعَالَمِیْنَ. الخ مرزا قادیانی بھی خدا بنے خالق زمین و آسمان بنے۔ خالق انسان ہے۔ (کتاب البریہ ص ۷۸ خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۳)

(۱۴) سید محمد جونپوری نے کہا کہ میں نہ کسی سے جنا گیا الخ مرزا قادیانی بھی یہی کہتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو الہام ہوا۔ انت مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ یعنی اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ (حقیقت الوحی ص ۷۴ خزائن ج ۲۲ ص ۷۷) جب مرزا قادیانی کو خدا کہتا ہے کہ اے مرزا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں تو مرزا قادیانی خدا کے ساتھ شرکت نوعی رکھتے تھے اور یہی مطلب لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کا ہے۔ (نعوذ باللہ)

(۱۵) سید محمد جونپوری مہدی موعود ہیں۔ الخ۔ مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں کہ میں مہدی اور مسیح موعود ہوں۔ (ہر کتاب کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے) مگر حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں سچے مہدی موعود نہ تھے۔ کیونکہ جو علامتیں رسول اللہ ﷺ نے مہدی کی فرمائی ہوئی ہیں وہ نہ مرزا قادیانی میں تھیں اور نہ شیخ جونپوری میں۔ مرزا قادیانی تو سید الفاطمی النسب نہ تھے۔ مغل تھے۔ بیعت ملک عرب میں کبھی تھی۔ مرزا قادیانی عرب تک نہیں گئے۔ حدیث شریف میں مذکور ہے عن عبداللّٰہ ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تذھب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھلہ بیتی یواطی اسمہٗ اسمی. (رواہ الترمذی ابو داؤد ج ۲ ص ۴۷) ترجمہ۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دنیا ختم نہ ہو گی۔ جب تک کہ ایک شخص میرے اہلبیت سے عرب کا مالک نہ ہو جائے۔ جس کا نام میرے نام کے مطابق ہو گا۔ سید محمد جونپوری سیّد تو تھا۔ مگر اس کے باپ کا نام چونکہ سید خاں تھا اس واسطے وہ سچا نہ مانا گیا اور مرزا قادیانی کا نام غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ تھا۔ ذات کا مغل تھا۔ اس واسطے یہ ہرگز سچا مہدی نہیں ہو سکتا۔ افسوس مرزا قادیانی نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں حضرت نعمت اللہ ولی کے قصیدے کے شعر کو اپنے مطلب کے واسطے بدل دیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ا ح م د ا ل ے خوانم
نامم او نا مدار ے ہینم

حالانکہ قصیدہ میں ؎

میم حا میم دال ے خوانم
نام آن نام دار ے ہینم

لکھا ہوا ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ چونکہ ملک عرب کا مالک ہونا کامل علامت تھی وہ دونوں میں نہ پائی گئی۔ اس واسطے دونوں سچے مہدی نہیں ہو سکتے۔ مدعی ہونے کو ڈیڑھ سو سے زیادہ ہوئے اور ان میں صالح بن طریف بادشاہ بھی ہوا اور تین سو برس تک سلطنت اس کے خاندان میں رہی (دیکھو ابن خلدون) مگر چونکہ دوسرے کام مہدی کے اس سے نہ ہوئے اور نہ ملک عرب کا مالک ہوا۔ اس لیے وہ بھی سچا نہ سمجھا گیا۔ مرزا قادیانی کی تو کچھ حقیقت ہی نہیں۔ جھوٹی تاویلیں اور مجاز و استعارہ وظل و بروز کا لشکر رکھتے تھے اور ہمیشہ شکست کھاتے رہے اور ملک عرب الٹا کفار کے قبضہ میں چلا گیا۔ حالانکہ مہدی نے اس کا مالک ہونا تھا۔

(۱۶) تصدیق مہدویت سید محمد فرض ہے اور انکار کفر الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸) اور توضیح مرام میں لکھتے ہیں جو مامور ہو کر آتا ہے۔ اس سے انکار کرنے والا مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔

(توضیح مرام ص ۱۸ خزائن ج ۳ ص ۶۰)

(۱۷) مہدی جونپوری اگرچہ داخل امت محمدی ہیں مگر مرتبہ میں برابر ہیں محمد کے الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں میرا مقام یہ ہے کہ میرا خدا عرش پر سے میری تعریف کرتا ہے اور عزت دیتا ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۶۹ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱) (یہ ترجمہ مرزا قادیانی کا اپنا کیا ہوا ہے جو نقل کیا گیا ہے)

(۱۸) سید محمد جونپوری انبیاء سے افضل ہے الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ ''آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا'' (حقیقت الوحی ص ۸۹ خزائن ج ۲۲ ص ۹۲) پھر اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں۔ ''پہلوں کا پانی مکدر ہو گیا اور ہمارا پانی اخیر زمانہ تک مکدر نہیں ہوگا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ سارے نبیوں سے افضل ہوں۔''

(اعجاز احمدی ص ۶۹ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۹) سید محمد جونپوری اگرچہ تابع محمد ﷺ ہیں مگر رتبہ میں برابر ہیں۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ میں امتی بھی ہوں اور خود بھی نبی ہوں اور میری نبوت خاتم النبیین کے برخلاف نہیں کیونکہ میں بہ سبب مطابعت محمد ﷺ کے عین محمد ہوں۔ (دیکھو ایک غلطی کا ازالہ ص ۷،۸ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱۔۲۱۲) پھر ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں مجھ کو الہام ہوا۔ اَلَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ. ترجمہ۔ مرزا قادیانی جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں بلکہ خدا سے بیعت کریں گے۔ خدا کا ہاتھ ہوگا جو ان کے ہاتھ پر ہوگا۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۸۵۵ خزائن ج ۳ ص ۵۶۵) یہ قرآن کی آیت ہے جو پہلے اصلی محمد ﷺ پر نازل ہوئی اور پھر نقلی محمد پر الہام ہوئی۔ (معاذ اللہ)

(۲۰) تفاسیر قرآن شریف واحادیث خلاف اقوال و افعال میرے ردی ہیں الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ ''میرے اس دعویٰ کی حدیث پر بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے اوپر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کی معارض نہیں۔'' (اعجاز احمدی ص ۳۰ خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰) اس عبارت سے مرزا قادیانی کا صاف مطلب ہے کہ جو حدیث میری وحی کی معارض ہے وہ حجت شرعی نہیں۔ مثلاً مرزا قادیانی نے اپنی تصویر بنوائی اور بت پرستی کی بنیاد ڈالی۔ مرزا قادیانی کے اس فعل کے مقابل رسول اللہ ﷺ کی سب حدیثیں جو بت پرستی اور تصویر سازی کی ممانعت میں ہیں۔ مرزائیوں کے اعتقاد میں ردی ہیں۔ مرزا قادیانی اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں۔ ہم نے علم اس سے لیا کہ وہ حی و قیوم اور واحد لاشریک ہے اور تم لوگ مردوں سے روایت کرتے ہو۔ (اعجاز احمدی ص ۵۷ خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹)

(۲۱) قول مہدی کا واجب التصدیق ہے خواہ عقل و نقل کے مخالف ہو۔ الخ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کے مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ (دیکھو کشتی نوح ص ۴۷ خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

ناظرین! مرزا قادیانی کا قول عقل و نقل سے کس قدر دور ہے کہ مرد کو حمل ہو اور پھر والدہ اور مولود ایک ہی شخص ہو۔ مگر افسوس تعلیم یافتہ ہونے کے مدعی مرزا قادیانی کو۔

(۲۲) شیخ جونپوری اور محمد پورے مسلمان ہیں اور سب انبیاءؑ ناقص الاسلام ہیں الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں کوئی نبی نہیں جس نے کبھی نہ کبھی اپنے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو۔ (دیکھو اعجاز احمدی ص ۲۴ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳) مرزا قادیانی نے یہ کمال کیا ہے کہ لکھتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''ایسا ہی آپ نے یعنی محمد ﷺ نے امت کو سمجھانے کے لیے خود اپنا غلطی کھانا بھی ظاہر فرمایا ہے۔'' (ازالہ حصہ اوّل ص ۴۰۷ خزائن ج ۳ ص ۳۱۱)

(۲۳) جب تک خدا کو نہ دیکھے مومن نہیں ہے الخ۔ یہی مرزا قادیانی لکھتے ہیں خدا تعالیٰ ان سے قریب ہو جاتا ہے اور کسی قدر پردہ اپنے پاک اور روشن چہرہ سے جو نور محض ہے اُتار دیتا ہے۔ (دیکھو ضرورت امام ص ۱۳ خزائن ج ۱۳ ص ۴۸۳) حقیقت الوحی میں لکھتے ہیں اور پورے طور پر چہرہ احدیت ظاہر ہوتا ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۲۳ خزائن ج ۲۲ ص ۲۵)

(۲۴) آٹھ پہر کے ذکر کرنے والا کامل مومن ہے الخ۔ مرزا قادیانی بھی زبانی تو کہتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ مگر عمل ندارد ہے۔ کشتی نوح کے صفحہ ۱۱ پر لکھتے ہیں۔ ''خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لیے زندگی بسر کرو۔'' (کشتی نوح ص ۱۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲) مگر افسوس کہ عمل اس کے برعکس ہے۔ تمام زمانہ زندگی اثبات مسیحیت و مہدویت میں خرچ کیا اور وفات مسیح اس واسطے ثابت کرتے ہیں کہ عیسیٰ مرے اور مرزا قادیانی مسیح ثابت ہو۔ ہر ایک ان کے مرید کی عبادت اور ذکر خدا یہی ہے۔ مرزا قادیانی بیعت کے وقت اقرار لیتے ہیں کہ مرزائیت کی اشاعت کروں گا۔

(دیکھو شرائط بیعت مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۸۹)

(۲۵) دنیاوی اسباب اگرچہ حلال و مباح ہوں۔ ان سے مشغول ہونے والا کافر ہے۔ مرزا قادیانی کشتی نوح میں لکھتے ہیں ہر ایک جو اس کے (خدا) کے لیے غیرت مند نہیں۔ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں۔ وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ (کشتی نوح ص ۱۲ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳) مگر افسوس خود مرزا قادیانی دنیا کے ہر ایک اسباب عیش سے مالا مال رہے۔ ہزاروں روپے کے عورت کے طلائی زیورات۔ کھانے کو لذیذ و مرغن قیمتی کھانے۔ قوۃ کی یاقوتیاں کیوڑے کی گاگریں۔ انگریزی ٹانک ادویہ وغیرہ اسباب تنعم استعمال فرماتے رہے۔ رہنے کے واسطے وسیع اور عمدہ گھر۔ کیا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تفعلون. اسی کا نام نہیں۔ یعنی ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے۔

(۲۶) ہجرت فرض ہے الخ۔ مرزا قادیانی نے ترک وطن نہیں کیا بلکہ فریضہ حج تک بھی ادا نہ کیا کیونکہ طبیعت آرام طلب واقع ہوئی تھی۔ نماز بھی وقت پر ادا نہ کرتے اور جمع کر کے پڑھتے اور فرماتے کہ ''مسیح کے لیے نمازیں جمع کرنے کا حکم ہے۔'' مگر شاعرانہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مضمون نویسی کے ذریعہ سے متابعت محمد سے محمد ہو گئے اور نبوت کا ذبہ کا دعویٰ کیا جو کہ انھیں کا حصہ تھا۔

(۲۷) ''شیخ جونپوری کو نبی و رسول صاحب شریعت جانتے ہیں الخ۔'' مرزا قادیانی کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ خود نبی و رسول ہوں مگر تابع شریعت محمد ﷺ ہوں اور قادیانی جماعت کے پیرو اپنی کتاب حقیقت نبوت کے ص ۱۸۷ پر نہایت دلیری سے لکھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا ختم ہونا جو عقیدہ رکھتا ہے وہ لعنتی و مردود ہے۔'' افسوس ایسے لوگوں پر کہ تمام سلف صالحین کو مورد لعنت قرار دیا ہے۔

مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ میری وحی میں اوامر بھی ہیں اور نہی بھی اور اسی کا نام شریعت ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ صاحب شریعت نبی ہونے کے مدعی تھے۔

(۲۸) مہدی موعودؑ تابع نام نبی ﷺ کے ہے بلکہ معصوم عن الخطا ہیں۔ الخ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں ؎

آنچہ من بشنوم زوحی خدا
نجدا پاک دامنش ز خطا

(درثمین ص ۱۷۲)

یعنی جو کچھ میں وحی خدا سے سنتا ہوں خدا کی قسم اس کو خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔ میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لیے اس نعمت کا پانا ناممکن تھا اگر میں اپنے سید و مولا فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس کی پیروی سے پایا۔ الخ۔

(حقیقت الوحی ص ۶۲ خزائن ج ۲۲ ص ۶۴)

(۲۹) کسی مجتہد یا مفسر کا قول موافق حکم مہدی کے نہ ہو تو وہ قول غلط ہے۔ الخ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ ''جو شخص (یعنی میں) حکم ہو کر آیا ہے۔ اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس کو چاہے ردی کر دے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۰ خزائن ج ۱۷ ص ۵۱ حاشیہ)

(۳۰) مہدی نے فرمایا ہے جو کچھ بیان کرتا ہوں خدا کے حکم سے کرتا ہوں۔ الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ ''کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیاں کیں۔'' الخ (کشتی نوح ص ۱۲ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳۱) شیخ جونپوری بعض صفات الوہیت میں اللہ تعالیٰ کے شریک الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ زمین و آسمان و انسان کے پیدا کرنے میں میں خدا کا شریک ہوں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ میں نے پہلے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ. پھر میں نے کہا کہ ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔

(کتاب البریہ ص ۷۹ ج ۱۳ ص ۱۰۳)

(۳۲) دنیا میں چند چیزیں ایسی ہیں کہ مخلوق خدا نہیں الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ یہ عالم خدا کے اعضاء کی مانند ہے۔ پس جس طرح خدا کا کوئی خالق نہیں۔ اسی طرح اس کے اعضاء کا بھی کوئی خالق نہیں۔ مرزا قادیانی کے مذہب میں۔ جب عالم خدا کے اعضاء کی طرح ہے تو جس طرح خدا کے اعضاء مخلوق نہیں۔ عالم بھی مخلوق نہیں۔

(توضیح مرام خزائن ج ۳ ص ۹۰)

(۳۳) دربار نبوت میں اگر ایک صدیق تھا تو یہاں دو ہیں۔ الخ مرزا قادیانی کے مرید بھی اپنے آپ کو صحابہ کرامؓ کے ہمرتبہ سمجھتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ. سے میری جماعت مراد ہے اور چونکہ میری جماعت صحابہؓ کے رنگ میں ہے؟ (خطبہ الہامیہ ص ۲۵۸ ج ۱۶ ص ایضاً) اس لیے میں نبی ہوں حکیم نور الدین مرزا جی کا پہلا خلیفہ اپنے آپ کو صدیق زعم کرتا تھا۔ مرزا جی کے دلائل بھی لغویت میں سید محمد جونپوری سے کم نہیں کہ مرزا قادیانی مریم سے عیسیٰ بنائے گئے۔ حمل ہوا وغیرہ۔

(۳۴) ہرچہ بیاں کنم یعنی جو کچھ میں بیان کرتا ہوں اس کے ایک حرف کا بھی جو منکر ہے عند اللہ ماخوذ ہوگا۔ الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ ”جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیشگوئی موجود ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ آخری زمانہ میں میری امت میں سے ہی مسیح موعود آئے گا اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی خبر دی تھی کہ میں معراج کی رات مسیح ابن مریم کو دیکھ آیا ہوں۔ (حقیقت الوحی ص ۱۶۴ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸) افسوس مرزا قادیانی کو جھوٹ لکھنے سے کچھ خوف خدا نہ آیا۔ مرزا جی کا کوئی مرید بتائے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہاں فرمایا ہے کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ہوگا وہ تو حدیثوں میں حضرت عیسیٰ کا آسمان سے نازل ہونا فرماتے ہیں۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ مسیح موعود ماں کے پیٹ سے پیدا ہوگا۔ وہاں تو ہر ایک حدیث میں عیسیٰ ابن مریم نبی اللہ مذکور ہے۔ شکر ہے کہ معراج کا ذکر مرزا قادیانیؐ نے خود کیا ہے۔ معراج والی حدیث میں ہی ذکر ہے کہ میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نے عیسیٰ ابن مریم کو دیکھا اور موسیٰ و ابراہیم کو بھی دیکھا۔ قیامت کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔ سب نے کہا کہ کسی کو علم نہیں کہ قیامت کب ہو گی۔ پہلے بات حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ڈالی گئی۔ انھوں نے فرمایا کہ مجھ کو خبر نہیں۔ پھر بات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ڈالی گئی۔ انھوں نے بھی فرمایا کہ مجھ کو علم نہیں۔ پھر بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم پر ڈالی گئی۔ انھوں نے بھی کہا کہ مجھ کو علم نہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا مجھ کو حکم ہے کہ جب دجال نکلے گا تو میں اس کو اس حربہ سے قتل کروں گا۔ (ابن ماجہ ص ۲۹۹) وہ حربہ بھی دیکھایا گیا۔ کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ وہاں بھی مرزا جی ہی دیکھائی دیے تھے۔

اس حدیث سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نبی ناصری کا اصالتاً نزول ہو گا اور انہی کے ہاتھ سے دجال قتل ہو گا اور مرزا قادیانی کی سب تاویلیں جو انھوں نے اپنی مسیحیت و مہدویت کے واسطے کی ہیں۔ سب غلط ہیں۔ کیونکہ خلاف انجیل و قرآن و احادیث و اجماع امت اور ان کے اپنے بیان مندرجہ ''براہین احمدیہ'' کے خلاف ہیں۔ یہ بات نادان سے نادان مسلمان بھی جانتا ہے کہ جو الہام قرآن اور حدیث اور انجیل و اجماع امت کے برخلاف ہو وہ کسی طرح خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ پس مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ہرگز پیدا نہیں ہو گا۔ مرزا قادیانی اپنے الہام پر دھوکا خوردہ ہیں اور اپنے الہام کو جو ظنی ہے قطعی اور یقینی زعم کرتے ہیں۔

(۳۵) ''مہدی نے شاہ بہک سے کہا کہ پرانے خدا پر معتقد ہو گئے ہو۔'' الخ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ ہم قبول نہیں کر سکتے کہ الہام کی سرے سے ہی صف الٹ دی جائے اور ہمارے ہاتھ صرف ایسے قصے ہوں جن کو ہم نے بچشم خود دیکھا نہیں۔ ظاہر ہے کہ جبکہ ایک امر صدہا سال سے قصے کی صورت میں ہی چلا جائے اور اس کی تصدیق کے لیے کوئی تازہ نمونہ پیدا نہ ہو۔ الخ۔ (ضرورۃ الامام ص ۲۱ خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۱) مزید لکھتے ہیں۔ اس انعام کو لینے وصی مطہر کو پانے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی ہستی سے مر جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے نئی زندگی پاتے ہیں اور اپنے نفس کے تمام تعلقات توڑ کر خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ تب ان کا وجود مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۵۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۵) مرزا قادیانی کا مطلب یہ ہے کہ جدید خدا و جدید وحی ہر زمانہ میں ضروری ہے جو اس شعر کے ہم معنی ہے ؎

بیزارم ازاں کہنہ خدائے کہ تو داری
ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگر است

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۳۶) شیخ جونپوری کے اصحاب کا اتفاق ہے کہ محمد ﷺ و مہدیؑ ایک ذات ہیں۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں کہ محمد امام زمان تھا۔ (ضرورۃ الامام ص ۵ خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۵) اور میں بھی امام زمان ہوں۔ (دیکھو ضرورۃ الامام ص ۴۴ خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۵)

(۳۷) میاں اخوند میر نے کہا کہ تمام عالم میں دو مسلمان ہیں۔ محمد ﷺ و مہدی الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ میرا وجود نبی کریم کا وجود ہو گیا۔

(خطبہ الہامیہ ص ۲۵۹ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

(۳۸) مہدیت و نبوت میں صرف نام کا فرق ہے۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ امام زمان کے لفظ میں نبی و رسول و مجدد سب داخل ہیں۔ اور میں امام زمان ہوں۔

(ضرورۃ امام ص ۴۴ خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۵)

(۳۹) بارہ برس تک حکم ہوتا رہا کہ تو مہدی ہے مگر میراں ٹالتے رہے الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ ''میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے۔ بالکل اس سے بے خبر رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے مسیح موعود قرار دیا ہے۔''

(اعجاز احمدی ص ۷ خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

(۴۰) من اتبعنی فھو مؤمن یعنی جس نے میری تابعداری کی وہ مومن ہے۔ الخ۔ مرزا قادیانی بھی لکھتے ہیں۔ ''میں اسم احمد میں آنحضرت ﷺ کا شریک ہوں۔ اس لیے انکار کفر تک نوبت پہنچتی ہے۔ لہٰذا جیسا کہ مومن کے لیے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایسا ہی اس بات پر ایمان لانا فرض ہے کہ آنحضرت ﷺ کی دو بعثت ہیں۔ ایک بعثت محمدی دوسری بعثت احمدی جو جمالی رنگ میں ہے۔ جب کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے۔ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد. اس نے پہلے فرمایا اور مہدی و مجدد و مسیح موعود پر آنحضرت ﷺ کا بعثت دوم موقوف ہے۔

(تشحیذ الاذہان نمبر ۹ ماہ ستمبر ۱۹۱۵ء)

ناظرین کرام! اس آخری عبارت مرزا قادیانی سے ذیل کے امر ثابت ہیں۔

(اوّل)..... مرزا قادیانی کا مذہب کہ جو مسلمان مرزا قادیانی کو نہ مانے وہ مومن نہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ تمام روئے زمین کے مسلمان کافر ہیں کیونکہ مرزا قادیانی اسم احمد میں محمد کے شریک ہیں۔ پس مرزا قادیانی کا منکر حقیقت میں احمد جو آنے والا تھا اس کا منکر ہے اور خارج از اسلام ہے۔ مگر لاہوری جماعت مسلمانوں کو دھوکہ دیتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو کافر نہیں کہتی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(دوم).....محمد ﷺ کی دو بعثت ہیں۔ ایک بعثت اوّل جو عرب میں ہوئی اور دوسری بعثت ثانی جو پنجاب قادیان میں ہوئی۔ پہلی بعثت میں محمد کے نام سے موسوم ہوئی اور دوسری بعثت میں غلام احمد ہو کر جلوہ افروز ہوئے۔

(سوم).....پہلی بعثت میں صاحب شریعت نبی ہوئے اور دوسری بعثت میں شریعت چھنوا کر آئے۔ لا حول ولا قوۃ. یہ ہتک رسول اللہ ﷺ ہے۔

(چہارم).....پہلے بعثت میں اشرف قوم قریش میں تشریف لائے اور بعثت ثانی میں چنگیز خان کی اولاد سے مغل بن کر درشن دے۔ پہلی بعثت میں نبی اور ثانی بعثت میں امتی یہ ترقی معکوس کیوں ہوئی؟ اس میں رسول اللہ ﷺ کی ہتک ہے۔

(پنجم).....پہلی بعثت میں خاتم النبیین ہو کر ظہور پذیر ہوئے۔ ثانی بعثت میں مثیل عیسیٰ ہو کر پہنچ گئے جو کہ سخت ہتک محمد ﷺ ہے۔

اب ہم ذیل میں ہر ایک امر پر بحث کر کے ثابت کرتے ہیں کہ یہ خیالات شاعرانہ ہیں اور بالکل لغو اور پایہ عقل و نقل سے گرے ہوئے ہیں اور اہل ہنود و آریہ اور عیسائیوں کی سی باتیں ہیں۔ جن کی قرآن شریف نے بڑی سختی سے تردید کی ہے۔ اوّل مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اوّل بعثت ثانی کا ایسا ڈھکوسلا ہے جو کہ عقلاً و نقلاً باطل ہے۔ نقلاً تو اس واسطے کہ قرآن شریف نے فرمایا ہے۔ **فیمسک التی قضا علیھا الموت.** (الزمر ۴۲) یعنی جس کو ایک بار مار دیا پھر اس کو دنیا میں نہیں بھیجے گا۔ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں۔ سو یہ بات اس کے سچے وعدہ کے برخلاف ہے کہ مردوں کو پھر دنیا میں بھیجنا شروع کر دے۔ (ازالہ ص ۵۳۳ خزائن ج ۳ ص ۳۸۷) پس اس نص قرآنی سے ثابت ہے کہ مردے پھر دنیا میں دوبارہ نہیں بھیجے جاتے۔ جس سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دوبارہ اس دنیا میں تیرہ سو برس کے بعد آنا باطل ہے۔ مرزائی اس کا جواب دیا کرتے ہیں کہ بروز کے طور پر آنا ہے۔ جس کا جواب یہ ہے کہ بروز اور اوتار ایک ہی بات ہے جو کہ اسلام میں جائز نہیں۔ اوتار ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔ جس کا ترجمہ بروز ہے۔ بروز کے معنی پردہ سے ظاہر ہونا ہے اور وہ تین قسم کا ہو سکتا ہے۔ ایک بروز جسمانی اور وہ یہ ہے کہ ایک بزرگ جو مر گیا ہے وہ مع جسم قبر سے نکل کر آئے اس کے اس ظہور جسمی کو ظہور جسمانی کہتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ ایک شخص مر جائے اور پھر وہ بمعہ جسم قبر سے زندہ برآمد ہو۔ قیامت اور یوم الحساب سے پہلے۔ دوسرا بروز روحانی ہے اور وہ یہ ہے کہ گذشتہ آدمی کی روح جو دنیا سے گزر چکی ہے۔ دوبارہ اس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دنیا میں آ کر کسی غیر جسم میں ظہور کرے اور یہی وہ ہندوؤں کا مسئلہ ہے۔ جس کا نام تناسخ ہے جو کہ باطل ہے۔ تیسرا بروز صفاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک گذشتہ بزرگ کی صفات ایک دوسرے شخص میں پائی جائیں اور اسی کا نام توارد صفات ہے۔ اس کو کوئی عقلمند حقیقی بعثت نہیں کہہ سکتا کیونکہ ہر ایک انسان میں بھلی یا بری صفتیں ضرور ہوتی ہیں کوئی شخص سخاوت کرے گا تو حاتم کا بروز صفاتی ہوگا۔ یہ نہیں کہ اس کو حاتم کی بعثت ثانی کہا جائے گا۔ اسی طرح اگر غرور نفس و تکبر کرے گا تو اس کو فرعون کا بروز کہا جائے گا۔ یہ نہیں کہ وہ حقیقی فرعون ہوگا۔ یا فرعون کی بعثت ثانی تسلیم کی جائے گی۔ پس اگر بفرض محال (نعوذ باللہ) مرزا قادیانی میں محمد ﷺ کی صفات ہوں بھی تب بھی وہ بروز صفاتی محمد ﷺ ہوں گے۔ نہ حقیقت میں محمد ﷺ مگر ساتھ ہی تکبر و غرور نفس کی صفات کے باعث فرعون کا بھی بروز ہوں گے اور اصل میں غلام احمد قادیانی ہوں گے اور بری صفات کے باعث بروزی فرعون ہوں گے۔ مگر اس کو بعثت ثانی نہ کہا جائے گا۔ مسلمانوں میں جو بعض صوفیا بروز کے قائل ہیں۔ وہ صرف صفاتی بروز کے قائل ہیں۔ مثلاً کسی شخص کو مصیبت کے برداشت کرنے میں صابر پائیں گے۔ تو اس کو بروز حضرت ایوب علیہ السلام کہیں گے مگر حقیقتاً نہ وہ نبی ہوگا نہ نبی کہلائے گا۔ صرف ادنیٰ صفت کے اشتراک کے باعث صرف وہ مشبہ ہوگا اور یہ ہرگز جائز نہیں کہ مشبہ و مشبہ بہ میں مشارکت تامہ ہو اور مشبہ اور مشبہ بہ بھی ایک ہی وجود ہو سکے۔ پس مرزا قادیانی نے یہ خلاف اصول اسلام بعثت ثانی محمد ﷺ کا مسئلہ بطور بدعت ایجاد کیا ہے اور کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ کُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّار. حدیث نبوی ہے۔ مسلمان اس کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے۔ یہ بروز کا مسئلہ عیسائی مذہب سے پہلے روما میں اعتقاد کیا جاتا تھا۔ ڈریپر صاحب معرکہ مذہب و سائنس میں لکھتے ہیں کہ "مشرق میں اوتاروں نے اور مغرب میں انسانوں نے دیوتاؤں کا روپ دھارا۔" ایشیاء کا اگر یہ قاعدہ تھا کہ دیوتا آسمان سے اتر کر انسانی قالب میں بروزی رنگ کے اندر ظاہر ہوتے تھے۔ تو یورپ میں انسان زمین سے صعود کر کے آسمان پر چلا جاتا۔ الخ

(دیکھو معرکہ مذہب و سائنس مترجمہ مولوی ظفر علی صاحب اڈیٹر زمیندار ص ۲۸ باب دوم)

جب مسئلہ بروز و اوتار خود باطل ہے تو جو امر اس مسئلہ کے ذریعہ سے ثابت کیا جائے گا وہ بھی باطل ہوگا۔

(سوم)..... یہ امر ثابت ہوا کہ حضرت محمد ﷺ رسول اللہ ﷺ کی بعثت ثانی اگر مرزا قادیانی میں تسلیم کی جائے تو حضور ﷺ کی سخت ہتک ہے اور کسر شان ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(الف).....رسول اللہ ﷺ کا تنزل ہو گا کہ آپ صاحب شریعت نبی و رسول ہونے کے مرتبہ عالی سے گرا کر نیم نبی بنائے گئے۔ یعنی نصف نبی اور نصف امتی۔

(ب).....خاتم النبیین افضل عہدہ سے تنزل کر کے آپ کو مثیل عیسیٰ بنایا گیا۔

(ج).....تلوار اور شجاعت کی صفت سے محروم کر کے حضور ﷺ کو ایک پنجابی نبی بنایا گیا کہ تلوار نام لینا بھی جرم ہے۔ (نعوذ باللہ)

(ہ).....شہنشاہیت عرب و عجم سے محروم کر کے حضور ﷺ کو انگریزوں یعنی نصاریٰ کی رعیت بنایا گیا۔ (معاذ اللہ) افسوس جب کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی امت ہیں۔ باوجود نبی و رسول ہونے کے شمار میں ہوں گے تو مرزائی برافروختہ ہو کر جواب دیتے ہیں کہ مسیح کا کیا قصور ہے کہ اس کی نبوت چھین کر ان کو امتی بنایا جائے؟ حالانکہ اس میں شان محمدی ظاہر کرنا مقصود خداوندی ہے مگر خود ایسا کفریہ عقیدہ ایجاد کیا ہے کہ محمد ﷺ افضل رسل کو نبوت سے معزول کر کے مثیل عیسیٰ بنایا جائے اور اس کے غلام کو یہ مرتبہ دیا جائے کہ اب مدار نجات اس کی بیعت اور تعلیم مشرکانہ اور وحی کفریہ پر ہے۔

(چہارم).....یہ امر ثابت ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پہلے بعثت میں سید القوم قریش میں پیدا ہوئے اور بعثت ثانی میں چنگیز خان کی اولاد میں تنزل کیا جو کہ حضور ﷺ کی سخت توہین ہے۔

(پنجم).....یہ امر ثابت ہوا کہ ہندوؤں کے مسئلہ اوتار کی پہلی بعثت میں تو تردید فرمائی اور دوسری بعثت میں مرزا کے وجود میں آ کر مسئلہ اوتار کی تصدیق کی اور خود نعوذ باللہ کرشن جی جو ہندو مذہب کا راجہ تناسخ کا قائل اور قیامت کا منکر تھا۔ اس کا اوتار بن کر آئے۔ مرزا قادیانی کے اس بیان میں اختلاف بھی ہے۔ جو کہ دلیل اس بات کی ہے کہ یہ تمام کارروائی خدا کی طرف سے نہ تھی۔ اگر خدا کی طرف سے ہوتی تو اس میں اختلاف نہ ہوتا اوپر تو کہتے ہیں جو مجھ کو نہیں مانتا۔ وہ کافر ہے اور دوسری طرف لکھتے ہیں۔ ''جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا کوئی ایسا عقیدہ نہیں۔ جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جز یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ (دیکھو ازالہ اوہام حصہ اوّل ص ۱۴۰ خزائن ج ۳ ص ۱۷۱)

میر مدثر شاہ صاحب! فرمائیں کہ مرزا قادیانی کی کونسی بات درست ہے؟ اگر پہلی درست ہے تو بعد کی جھوٹ ہے اور اگر بعد کی درست ہے تو پہلی جھوٹ؟ نتیجہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کی جو بیعت کرے گا اور ان کی جماعت میں شامل ہو گا۔ وہ گمراہ اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

محمد رسول اللہ ﷺ کے جھٹلانے والا ہوگا۔ مورد عذاب الٰہی ہوگا۔ کیونکہ جب بروز قیامت خدا تعالیٰ مرزائیوں سے پوچھے گا کہ تم نے غلام احمد قادیانی کو عیسیٰ بن مریم کیوں مانا۔ تو مرزائیوں کا کوئی جواب تسلی بخش نہ ہوگا اور مسلمانوں سے اگر پوچھا جائے گا کہ تم نے مرزا غلام احمد کو کیوں نہیں مانا تو مسلمان کہیں گے کہ خداوندا اوّل تو وہ مرزا عیسیٰ ابن مریم نہ تھا۔ دوم وہ نہ نبی تھا نہ رسول۔ سوم اس نے خود لکھا تھا کہ نزول مسیح کا عقیدہ نہ تو جزو ایمان ہے اور نہ ارکان دین میں کوئی رکن دین ہے تو اس وقت ہم تمام روئے زمین کے مسلمان تو نجات پائیں گے کیونکہ ہم پر قطع حجت نہ ہوگی کیونکہ قادیان کے معنی دمشق اور ابن مریم کے معنی غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ کسی قاعدہ سے درست نہیں ہیں اور نہ بسبب انکار مرزا کے ماخوذ ہوں گے کیونکہ مرزا قادیانی کے انکار سے کوئی مسلمان کافر نہیں ہوسکتا اور یہ مرزا قادیانی کا اپنا فیصلہ ہے۔

میر مدثر شاہ صاحب! غور فرمائیں کہ کسی اولیائے امت نے بھی ایسی ایسی تحریریں کی ہیں کہ جو مجھ کو نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا اور جو مجھ کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ اولیائے اللہ کے منہ سے بحالت سکر کوئی کلمہ خلاف شرع نکلتا ہے تو وہ توبہ کرتے ہیں اور مرزا قادیانی صحو اور بیداری اور ہوشیاری میں شرک و کفر کے کلمات کہتے ہیں اور جب علمائے اسلام اس پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں تو وہ سب کو گالیاں دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مخالف مولویوں کا منہ کالا کر دیا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲) یہ ہے فرق اولیائے امت میں اور مرزا قادیانی میں۔ میر مدثر شاہ صاحب! انصاف فرمائیں کہ مرزا قادیانی کو اولیائے امت کی فہرست میں لانے میں وہ حق پر ہیں یا باطل پر؟ ذرا سوچ کر فیصلہ کریں کہ ابلیس نے بھی گناہ کیا اور آدمؑ نے بھی گناہ کیا۔ ابلیس نے تکبر و غرور کیا اور حضرت آدم علیہ السلام نے توبہ کر کے گناہ کا اقرار کیا اور عرض کی۔ ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخسرین۔ (الاعراف ۲۳) اور پچھتایا اور گڑگڑا کر معافی مانگی۔ کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ ایسا ہی مرزا قادیانی اور اولیائے امت برابر نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ معافی مانگتے ہیں اور مرزا قادیانی علماء کو گالیاں دیتے ہیں۔ میر مدثر شاہ صاحب نے آخیر میں مرزا قادیانی کی ایک عبارت لکھی ہے جو کہ حضرت امام حسینؓ کی تعریف میں ہے۔ مگر ہم نہایت ادب سے پوچھتے ہیں کہ آپ ایسے شخص کے حق میں کیا کہتے ہیں کہ جو پہلے امام حسینؓ کی سخت ہتک کرے اور اپنی فضیلت اس پر ظاہر کرے اور جب اعتراض کیا جائے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو نہایت نخوت اور غرور سے کہے کہ تمہارا حسینؓ تو مخلوق کا کشتہ تھا اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ تمہارا حسینؓ نامرادی کے ساتھ دشت کربلا میں قتل ہوا اور میں کامیابی سے فتحمند ہوں۔ مرزا قادیانی کے اصل اشعار عربی میں نقل کر کے آپ سے پوچھتا ہوں کہ ایسے شخص کے ایمان کا کیا ٹھکانا ہے؟ کہ ایک طرف تو کہتا ہے کہ امام کے تقویٰ اور محبت الٰہی اور صبر و استقامت اور زہد اور عبادت ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے اور ہم اس معصوم امام کی ہدایت کی اقتدا کرنے والے ہیں الخ۔ ص ۴۶ ملفوظات اولیائے امت۔ دوسری طرف یہ کہتا ہے۔

وشتان مابینی و بین حسینکم
فانی اذید کل آن وانصر

ترجمہ۔ مرزا قادیانی مجھ سے اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے تو یہ ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

واما حسین فاذکروا دشت کربلا. الیٰ ھذالایام تبکون فانظروا.

ترجمہ۔ مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرو۔ اب تک تم روتے ہو۔ پس سوچ لو۔

وانی بفضل اللّٰہ فی حجر خالقی
و ربی واعصم من لیام تنمروا

ترجمہ۔ میں خدا کے فضل سے اس کے کنار عاطفت میں پرورش پا رہا ہوں اور ہمیشہ لیئموں کے حملہ سے جو پلنگ صورت ہیں بچایا جاتا ہوں۔

وان یاتنی الاعداءِ بالسیف والقنا
فواللّٰہ انی احفظن و اظفر

ترجمہ۔ اور اگر دشمن تلواروں اور نیزوں کے ساتھ میرے پاس آئیں۔ پس بخدا بچایا جاؤں گا اور مجھے فتح ملے گی۔ (دیکھو اعجاز احمدی ص ۶۹ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

میر مدثر شاہ صاحب! فرمائیں کہ کسی اولیائے اللہ نے ایسی گستاخی اولاد رسول ﷺ کی کی ہے؟ ہرگز نہیں تو پھر مرزا قادیانی اولیائے امت سے کیسے ہوئے؟ ہاں وہ تو یزید ہو سکتے ہیں کیونکہ یزید کثرت لشکر کے باعث فتح مند ہوا تھا اب ہم ذیل کی مماثلت یزید سے ان کے ہی الفاظ سے ثابت کرتے ہیں۔

(اوّل).....مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ مجھ میں اور حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے خدا کی مدد مل رہی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت حسینؓ کے مقابل یزید کو مدد ملی تھی اور وہ فتحمند ہوا تھا اور امام کی شہادت ظہور میں آئی تھی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(دوم).....مرزا قادیانی لکھتے ہیں حسینؓ دشت کربلا میں شہید ہوا جس مظلوم کی یادگار میں اب تک روتے ہیں اور میں خدا کے فضل سے اس کی کنار عاطفت میں ہوں۔ کربلا کے واقعہ جانگذار کے وقت خدا کی عاطفت میں یزید ہی تھا اور خاندان نبوت و آل رسول مصیبت میں گرفتار تھے۔ اگر معجزہ اسی کا نام ہے کہ اپنے بزرگان دین اور آل رسول ﷺ کی ہتک کی جائے تو تف ہے ایسے اعجاز پر اور افسوس ہے ایسے اسلام پر اگر آل رسول ﷺ کی ہتک کرنے والا جہنمی ہے تو بیشک یہ کلام بھی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ افسوس ایسی لغو کلام کو معجزہ کہا جاتا ہے حالانکہ ایسی کلام کبھی معجزہ نہیں ہوسکتی۔ مرزا قادیانی نے پلنگ صورت غلط لکھا ہے۔ پلنگ سیرت ہونا چاہیے کیونکہ دشمنوں کی صورت نہیں بدلا کرتی۔ کیا مرزا قادیانی کے مخالف چیتے بن گئے تھے جو مرزا قادیانی نے ان کو پلنگ صورت لکھا۔ دوم مرزا قادیانی جھوٹ بولنے میں اعلیٰ درجہ کے ڈگری یافتہ تھے کیونکہ خدا کی قسم کھا کر جھوٹ بولتے ہیں۔ کوئی ان کا مرید بتا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت حسینؓ جیسی مصیبت برداشت کی؟ مگر مخبوط الحواس ایسے ہیں کہ اپنی ہی قلم سے اس فتح کی تردید کرتے ہیں۔ دیکھو ان کا شعر فارسی ؎

کربلا بیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(درثمین ص ۱۷۱)

یعنی میں ہر وقت کربلا کی سیر کرتا ہوں اور سو حسینؓ میرے گریبان میں ہے

وارے سلطان القلم تیری عربی فارسی اور تحکم شاعرانہ اور غلط بیانی اور قسم کھا کر جھوٹ بولنا، اور ان لوگوں کے سامنے جو جانتے ہیں واقعی ایسے کاذب کی نظیر کم ملے گی۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی عمدہ عمدہ مقوی غذائیں اور دوائیں کھاتے۔ کھس کی ٹیٹوں میں استراحت کرتے۔ ٹانک اور ادویہ استعمال کرتے۔ سواری بھی ریل گاڑی کی اعلیٰ درجہ کی استعمال کرتے۔ چاہے دجال سے مشابہت ہوتی کیونکہ ریل گاڑی دجال کا گدھا الہای افتراء سے ان کو معلوم ہوا تھا۔ (ازالہ اوہام ص ۱۴۶ خزائن ج ۳ ص ۱۷۴) خیر قصہ کوتاہ حضرت امام حسینؓ کا حال بھی ہر ایک مسلمان کو معلوم ہے کہ دشت کربلا میں بمعہ عیال و اطفال ایک قطرہ پانی سے ترس ترس کر تشنہ لب جاں بحق تسلیم ہوئے۔ مگر کاذب کا کذب دیکھو کہ ایسی آرام کی زندگی کو کربلاء کی سیر کہتا ہے۔ جس کو کبھی ایک سوئی کا زخم بھی نصیب نہ ہوا۔ وہ سید الشہداء سے سو درجہ زیادہ مصیبت میں ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین. اسی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واسطے قرآن شریف میں ارشاد خداوندی ہے۔

صد حسین است در گریبانم بھی قادیانی خانہ ساز محاورہ ہے فارسی والوں کے نزدیک غلط ہے کیونکہ آج تک حسینؓ کا گریبان میں ہونا کسی شاعر نے نہیں لکھا۔ ایک شاعر نے گریبان میں ہونا محاورہ لکھا ہے۔ مگر اس کے ساتھ طوق کا لفظ استعمال کیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے ؎

نیازم مرشدے بریاں و گریاں را کہ ی خندد
بطوق گردن شیطاں ز ہے طوق گریبانش

طوق گردن میں پڑا کرتا ہے۔ گریبان کا طوق نہیں ہوا کرتا۔ مگر افسوس کہ مرزا قادیانی کے مرید چونکہ عربی فارسی کے محاورات سے ناواقف ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی ہر ایک بات کو صحیح سمجھتے ہیں۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ فقد لبثت فیکم عمرا کی معیار سے مرزا قادیانی کو پرکھ لو ہم کہتے ہیں کہ جو شخص دعویٰ کر کے مہدی و مسیح ہو کر بھی اوّل درجہ کا جھوٹ بولنے والا ہے۔ اس کی موجودہ زندگی جب کذب ہے۔ کذب سے پاک نہیں ہے اور ہمارے اعتراضات اس کی موجودہ زندگی پر وارد ہو رہے ہیں۔ پہلے ان کا تو جواب دے کر مرزا قادیانی کو راستباز ثابت کرو۔ پھر پہلی عمر دیکھیں گے۔

اخیر میں میر مدثر شاہ صاحب نے مولانا ابو الکلام کی عبارت نقل کر کے ان پر بھی حملہ کیا ہے لکھتے ہیں ''جب مولانا جیسا عالم باعمل مجدد العصر کی شناخت سے قاصر رہے تو عوام کا کیا حال ہے۔'' الخ۔

الجواب: حضرت مولانا ابو الکلام تو شناخت سے قاصر نہیں رہے۔ انھوں نے تو لکھ دیا ہے اور خوب شناخت کر کے لکھا کہ ''بلاشبہ اس جماعت احمدیہ کے بعض عقائد صحیح نہیں۔ ہم ان عقائد و مسائل میں انھیں حق پر نہیں سمجھتے اور ان سے اختلاف کرتے ہیں۔'' اب ایک ضروری سوال ہوتا ہے کہ وہ کون سے عقائد و مسائل ہیں۔ جن سے مولانا ابو الکلام صاحب احمدی جماعت سے اتفاق نہیں کرتے۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اوّل! تو احمدی جماعت اور مرزا قادیانی بانی جماعت، ختم نبوت کے منکر ہیں اور ختم نبوت کا منکر باجماع امت کافر ہے۔ دوم! مرزا قادیانی نبوت و رسالت کے مدعی ہیں اور یہ دعویٰ بھی مستلزم کفر ہے۔ کیونکہ جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ ضرور پہلے ختم نبوت کا منکر ہو گا اور منکر ختم نبوت باجماع امت کافر ہے جیسا کہ ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں۔ دیکھو رسالہ تائید اسلام بابت ماہ مارچ ۱۹۲۴ء ص ۱۱ جس میں مرزا قادیانی کے سولہ اقوال والہامات

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

درج کیے ہیں۔ جن میں مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت و رسالت کیا ہے۔ جب مدعی نبوت و رسالت بعد حضرت خاتم النبیین کے باجماع امت کافر ہے اور کافر کی بیعت ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ مولانا روم فرماتے ہیں ؎

اے بسا ابلیس آدم رو ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

یعنی بہت لوگ انسان شکل شیطانی صفتوں والے ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دینا چاہیے۔ یعنی ان کی بیعت نہ کرنی چاہیے۔ اب جو علمائے اسلام مسلمانوں کو روکتے ہیں کہ مرزا کی پیروی نہ کرو تو حق پر ہیں کیونکہ رسول خدا ﷺ نے ہدایت فرمائی ہے۔ ایسے ایسے دجالوں سے پرہیز کرو اور ان سے میل جول نہ رکھو وہ حدیث یہ ہے **ان بین یدی الساعة الدجال و بین یدی الدجال کذابون ثلثون او اکثر قال ما ایتهم وقال ان یاتوک بسنته لم تکونوا علیها یغیرون بها سنتکم دینکم فاذا رائیتموهم فاجتنبوهم و عادوهم رواه الطبرانی عن ابن عمر.** یعنی طبرانی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے دجال ہوگا اور دجال سے پہلے تیس یا زیادہ کذاب ہوں گے پوچھا گیا کہ ان کی کیا علامت ہے فرمایا کہ وہ تمھارے پاس ایسا طریقہ لے کر آئیں گے۔ جو ہمارے طریقہ کے برخلاف ہوگا۔ جس کے ذریعہ سے وہ تمہارے طریقہ اور دین کو بدل ڈالیں گے۔ جب تم ایسا دیکھو تو تم ان سے پرہیز کرو اور عداوت کرو۔ (دیکھو کنزالعمال ج ۴ ص ۲۱ حدیث ۳۸۳۸۰)

پس مرزا قادیانی جو کہ کاذبوں کی چال چلے ہیں۔ اس لیے کاذبوں کی فہرست میں آئیں گے نہ اولیاء اللہ کی فہرست میں۔ دیکھو ذیل کی فہرست۔

(۱) مسیلمہ کذاب نے کہا کہ میری کلام قرآن کی مانند بے مثل ہے اور قرآن بنایا جن کا نام فاروق اوّل و ثانی رکھا۔

(۲) صالح بن طریف نے بھی کہا کہ میری عربی بے مثل ہے۔ اس نے بھی قرآن بنایا۔ اس کے مرید اسی قرآن کی آیات نماز میں پڑھتے تھے۔

(۳) محمد علی باب بھی کہتا تھا کہ میری کلام معجزہ ہے اور ہزار شعر ہر روز کہتا تھا۔ مرزا قادیانی بھی انہی کذابوں کی چال چلے اور اپنی کلام کو معجزہ قرار دیا۔ علماء عصر نے جیسا کہ ان کذابوں کی غلطیاں نکال کر ان کو کاذب ثابت کیا تھا۔ مرزا قادیانی کو بھی کیا۔

(دوم)..... تکفیر مسلماناں کرنا' سید محمد مہدی نے کہا کہ جو شخص مجھ کو مہدی نہیں مانتا وہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کافر ہے۔ (ہدیہ مہدویہ) اخرس کذاب نے کہا کہ جو مجھ کو نہیں مانتا وہ خدا اور محمد کو نہیں مانتا۔ اس کی نجات نہ ہوگی۔ (افادۃ الافہام ص ۲۶۸) حسن بن صباح کہتا تھا کہ میرا حکم خدا کے حکم کا مثیل ہے۔ جو مجھ سے روگردان ہوا وہ خدا سے روگردان ہوا۔ یہ کاذب ۳۵ برس دعویٰ کے ساتھ زندہ رہا اور ۵۱۸ ہجری میں اپنی موت سے مرا۔ جس سے طبعزاد معیار کی تردید ہے کہ جھوٹے کو ۲۳ برس کی مہلت نہیں ملتی۔ مرزا قادیانی بھی فرماتے ہیں "جو مجھ کو نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔" (حقیقت الوحی ص ۱۶۴ خزائن ج ۳ ص ۱۶۸)

(سوم).....تنسیخ قرآن مسیلمہ کذاب نے ایک نماز معاف کر دی تھی۔ عیسیٰ بن مہر دیہ نے ملائکہ کو قوائے انسانی کہا۔ مرزا قادیانی نے بھی حضرت جبرائیل وغیرہ ملائکہ کو ارواح کواکب کہا۔ (توضیح مرام ص ۶۸ خزائن ج ۳ ص ۸۶)

(چہارم).....بروزی نزول کا عقیدہ۔ ابراہیم بذلہ فارس بن یحییٰ ابو محمد خراسانی وغیرہ کذابوں کا بھی یہی مذہب تھا کہ عیسیٰ فوت ہو چکے۔ وہ نہیں نزول فرمائیں گے بروزی رنگ میں امت سے عیسیٰ ہوگا اور وہ میں ہوں۔ مرزا قادیانی کا بھی یہی مذہب ہے کہ میں بروزی رنگ میں عیسیٰ بن مریم ہوں۔ (کشتی نوح ص ۴۷ خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

(پنجم).....کسوف خسوف کو جو رمضان میں ہوا اس کو اپنی صداقت کی دلیل بنانا عباس کاذب مدعی مہدویت کے وقت چاند اور سورج کو ۷۷۶ ہجری میں چاند اور سورج کو گہن ہوا ۱۰۸۸ ہجری میں محمد نے دعویٰ مہدویت کیا اور ہر دو گہن اس کے وقت میں ہوئے۔ جس سے ثابت ہے کہ جب کبھی رمضان میں گہنوں کا اجتماع ہوا کوئی نہ کوئی جھوٹا مہدی کھڑا ہو گیا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے چاند و سورج گہن کو اپنی صداقت کی دلیل بنایا۔

(ششم).....نبوت کے دو قسم تشریعی و غیر تشریعی قرار دے کر خود غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کرنا۔ حالانکہ لا نبی بعدی میں کوئی تقسیم نہیں گویا ہر ایک قسم کا نبی بعد حضرت خاتم النبیین کے منع ہے اور مدعی کاذب و کافر ہے۔ مگر سید محمد جونپوری مہدی نے متبع نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ دیکھو ہدیہ مہدویہ مرزا قادیانی نے بھی لکھا ہے کہ میرے دعویٰ نبوت سے مہر نبوت نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ میرا دعویٰ محمد کے تابع ہو کر ہے مگر یہ خبر نہیں کہ سب کاذبوں نے محمد کے تابع ہو کر ہی دعویٰ کیا ہے۔ حتیٰ کہ مسیلمہ کذاب بھی اپنے آپ کو تابع قرآن و محمد کہتا تھا۔ سب کاذب یہی کہتے آئے ہیں اور حدیث کے الفاظ بھی یہی بتا رہے ہیں۔ فی امتی ثلثون کذابون یعنی میری امت بھی کہلائیں گے اور نبی بھی۔

(ہفتم).....رسولوں کا ہمیشہ آنا جیسا کہ فرقہ منصوریہ کا بانی ابو منصور کہا کرتا کہ رسالت کبھی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

"منقطع نہیں ہوتی۔ مرزا قادیانی کی بھی یہی تسلیم ہے۔ چنانچہ حقیقت النبوت میں لکھا ہے۔" آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا ختم ہونا جو عقیدہ رکھتا ہے۔ وہ لعنتی اور مردود ہے۔ (حقیقت النبوت ص ۱۸۷) لاحول ولا قوت۔ تمام سلف صالحین کیا ہوئے؟

(ہشتم)..... قرآن کریم کی تفسیر اپنے طبعزاد ڈھکوسلہ سے کرنی۔ مغیرہ نے دعویٰ نبوت کیا اور کہتا تھا کہ قرآن کے حقائق و معارف میری طرح کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن میں جو امانت کا ذکر ہے کہ کسی نے نہ اٹھائی اور انسان نے اٹھائی اس کا مطلب یہ ہے کہ امانت یہ تھی کہ حضرت علی کو امام نہ ہونے دینا الخ۔ مرزا قادیانی بھی کہتے ہیں کہ والعصر کے اعداد میں بحساب قمری دنیا کی ابتدا سے محمد ﷺ تک ۴۷۴۰ برس ہوتے ہیں اور ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ کسی مفسر نے ایسا نہیں لکھا۔ گویا مرزا کی اپنی رائے سے تفسیر ہے جو بالکل حرام ہے۔

(نہم)..... قرآن کی آیات کا دوبارہ نازل ہونا۔ یہ یحییٰ کاذب مدعی نبوت کی چال ہے۔ جو مرزا قادیانی چلے۔ خواب میں یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک سنا تو مسیح موعود بن بیٹھے۔ (ازالہ اوہام ص ۳۹۰ خزائن ج ۳ ص ۳۰۱) انک لمن المرسلین خواب میں سنا تو مرسل بن بیٹھے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

(دہم)..... اپنے مریدوں کو مہاجرین کہنا۔ یہ چال بھی کذابوں کی ہے۔ سید محمد جونپوری مہدی کے ۳۶ اصحاب مہاجرین کہلاتے تھے۔ مرزا قادیانی کے مریدوں سے جو قادیان میں رہائش اختیار کرتا ہے۔ مہاجر کہلاتا ہے۔

میر مدثر شاہ صاحب! فرمائیں کہ ایک شخص تو چال چلتا ہے کاذبوں کی، اس کو اولیائے امت سے کیا مماثلت ومشارکت ہے۔ اس کو حق پر کیونکر مانا جائے؟ اگر مرزا قادیانی اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو مسیلمہ سے لے کر مرزا قادیانی تک سب سچے ہوں گے اور یہ صریح باطل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خود مدعیان نبوت و مسیلمہ کی تکفیر کی ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنے کا صحابہ کرامؓ کو حکم دیا۔ پس ثابت ہوا کہ آپ نے جو مرزا قادیانی کی حمایت میں یہ کتاب لکھی ہے۔ سخت غلطی کی ہے۔ وما علینا الا البلاغ.

تمت بالخیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari